تالیف: علامہ تبریزی

ترجمہ: نجم الحسن نقوی

والدین اور اولاد کے حقوق

تالیف

مولانا سید مصطفیٰ الموسوی تبریزی

مترجم

سید نجم الحسن نقوی

ناشر

امامیہ پبلیکیشنز ۳۵۔حیدر روڈ اسلامپورہ۔ لاہور
فون: ۷۲۴۸۶۴۲

نام کتاب: والدین اور اولاد کے حقوق

مؤلف: مولانا سید مصطفیٰ تبریزی

مترجم: سید نجم الحسن نقوی

کمپوزرز: محور پبلیکیشنز۔۸۵۔اے، ٹمپل روڈ، لاہور

پرنٹرز: معراج پرنٹرز

ناشر: امامیہ پبلیکیشنز

تعداد بار اول: ۵۰۰

قیمت:

ملنے کا پتہ

العصر اسلامک بک سنٹر

۳۵۔ حیدر روڈ اسلام پورہ۔ لاہور

پیش لفظ

گرتومی خواہی رضاء کردگار
بر رضائے والدنیت گوش دار

یہ بات کسی صاحب کردار آدمی سے مخفی نہیں کہ دنیا میں انسان کے لئے ماں اور باپ سے زیادہ ہمدرد و مونس، معاون اور خیر خواہ کوئی نہیں کیونکہ ماں اور باپ اپنی بڑی سے بڑی خواہش، آسائش اور سہولت اولاد کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ ہم آئے دن دیکھتے ہیں کہ ماں اور باپ اپنی اولاد کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں بلکہ اولاد کی تعلیم و تربیت ان کی زندگی کا مقصد بن جاتی ہے۔ ماں اور باپ خود بھوک برداشت کر لیتے ہیں، تکلیف اٹھا لیتے ہیں، ہر قسم کی تنگی و ترشی برداشت کر لیتے ہیں لیکن اولاد کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی برداشت نہیں کرتے۔ اولاد کے لئے شاید ماں اور باپ سے زیادہ مہربان کوئی اور نہ ہو۔ اس لئے اولاد کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ جب یہی والدین آپ کے محتاج ہو جائیں تو وہ ان کی خدمت کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے۔ اکثر والدین اپنی اولاد کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے۔ شاید خود انہوں نے بھی اپنے والدین کے ساتھ اسی قسم کی سرد مہری برتی ہو جس کا بدلہ انہیں ان کی اولاد کی سرد مہری کی صورت میں ملتا ہے۔ لیکن بہر حال اولاد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جب والدین ان کے لئے اتنے مہربان ہیں تو اولاد کو بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ والدین سے بڑا کوئی محسن نہیں اور محسن کے احسان کا بدلہ نہ چکانا احسان فراموشی ہے جو کہ خدا اور رسول کے حضور قابل گرفت ہے۔

یہ بات مشاہدہ سے ثابت شدہ ہے کہ جو اولاد والدین کی [illegible] نہیں ہوتی

وہ دنیا میں کبھی آرام و سکون نہیں پاتی۔ آخرت میں بخشے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ کتنا گھاٹے کا سودا ہے کہ ایک تو آدمی اپنے محسن کے احسان کو فراموش کرے دوسرے اس کی دنیا و آخرت دونوں تباہ ہوں۔ اس کے مقابلہ میں اگر ان کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے تو یہ نہ صرف بڑھاپے اور محتاجی میں ان کے لئے بہترین سہارا ہوتا ہے بلکہ خود اولاد کے لئے بھی دنیا و آخرت کی سعادت اور خود اس کے بڑھاپے کے وقت اس کی آرام و سہولت کا باعث بنتا ہے۔ جو کہ محض اپنے والدین کی خدمت نہ کرنے سے نقصان اٹھاتا ہے یقیناً ایسے آدمی کی عقل پر ماتم کرنا چاہیئے کیونکہ

جو خدمت نہ کی تو نے ماں باپ کی　　　تو پھر زندگی ہے تیری پاپ کی

آج ہم دیکھتے ہیں کہ نئی تہذیب نے انسان میں خود غرضی، لالچ اور مطلب براری کی لعنتیں پیدا کر دی ہیں۔ چھوٹے بڑے کے حقوق، خاص طور پر والدین اور اولاد کے حقوق کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ والدین اولاد سے نالاں ہیں کہ نالائق اور آوارہ ہے اور اس کے مقابلے میں اولاد والدین سے بدظن ہے کہ ہمارے لئے کچھ نہیں بنایا۔ اصل بات یہ ہے کہ نہ والدین کو اولاد کے حقوق کا علم ہے اور نہ اولاد کو والدین کی عظمت و شان سے آگاہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے تنگ ہیں۔ اگر دونوں اسلام کے پیش کئے ہوئے اپنے اپنے حقوق سے آگاہ ہوتے اور ان پر عمل کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی بلکہ ہر طرف سکھ، آرام اور سکون کا دور دورہ ہوتا۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے سید مصطفیٰ مولانا تبریزی کی تالیف "والدین اور اولاد کے حقوق" کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

نجم الحسن تقوی

عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدالاولين والاخرين محمد و آله الطاہرين واللعنة على آعدائهم اجمعين.

چونکہ والدین اور اولاد کے حقوق عظیم حقوق میں سے ہیں، بعض لوگ نادانی اور غفلت کی وجہ سے ان حقوق کی پرواہ نہیں کرتے اور عاق ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں نے چاہا کہ اس مجموعہ میں قرآنی آیات اور معصومین علیہم السلام کی روایات جو کہ والدین اور اولاد کے حقوق کے بارے میں ہیں نقل کروں اور ان کا فارسی میں ترجمہ کروں۔ امید ہے برادران ایمانی استفادہ حاصل کریں گے اور ان حقوق سے آگاہی حاصل کر کے دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے۔

واسئل الله التوفيق انه خيرمعين و اناالحقير الفقير مصطفىٰ بن محمد الموسوى التبريزى الشهير بمولانا.

امامیہ پبلیکیشنز کی فخریہ پیشکش

(ویڈیو اور آڈیو کیسٹ)

نامور علماء اسلام اور ذاکرین اہلبیتؑ کی مجالس عزا اور دیگر اسلامی و دینی موضوعات پر مثلاً تفسیر قرآن حکیم، فقہی مسائل، تلاوت قرآن حکیم بمعہ ترجمہ و دروس، نہج البلاغہ، اصول دین، مسائل حج، انقلاب اسلامی ایران، ایران عراق جنگ وی سی آر (ویڈیو) اور ٹیپ ریکارڈر کی کیسٹ تیار کی جا رہی ہیں۔

اس وقت علامہ سید علی نقی صاحب، گلفام حسین ہاشمی، سید علی الموسوی، سید صفدر حسین نجفی کی مجالس و دروس حاضر سٹاک میں تیار مل سکتے ہیں۔

وی۔سی۔آر کیسٹ

- سید العلماء سید علی نقی (نقن صاحب): (ہر کیسٹ میں ۲ مجالس) (مکمل سیٹ ۷ کیسٹ)
- مولانا سید صفدر حسین نجفی: (ہر کیسٹ میں ۳ مجالس) (مکمل عشرہ سیٹ ۳ کیسٹ)
- آغا سید علی الموسوی: (ہر کیسٹ میں ۲ درس) (دو کیسٹ پر مشتمل ایک سیٹ)
- گلفام حسین ہاشمی (ہر کیسٹ میں ۳ مجالس)

آیات

واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا (بقرہ ۸۳)

اور یاد کرو وہ وقت جبکہ ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے نیکی کرو۔

شرح:

ان آیات کریمہ سے چند مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ سوائے حق سبحانہ و تعالیٰ کے کوئی عبادت و بندگی کے لائق نہیں کیونکہ ساری کی ساری نعمات اسی کی ہیں اور اس کے سوا کوئی قادر نہیں ہے وہ ہی خالق و مالک ہے۔ پس اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ جب والدین کو اولاد کے وجود میں آنے اور پرورش کرنے کا سبب بنایا ہے تو اولاد کے لئے والدین کی نعمت حق سبحانہ کی نعمات کی طرح ہے اسی وجہ سے اپنی عبادت و بندگی کا حکم فرمایا کہ ماں اور باپ کے ساتھ نیکی کرو اور ان کے حقوق کا لحاظ و احترام کرو۔

(سوم) یہ کہ بنی اسرائیل کا عہد و پیمان اللہ تعالیٰ کی بندگی و عبادت اور والدین پر احسان تھا جو کہ اس امت کے لئے بھی فرض فرمایا ہے۔ اس لئے متعدد مواقع پر حکم فرماتا ہے اور اپنی عبادت و بندگی اور والدین سے نیکی کی ہدایت کرتا ہے۔

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا و بالوالدین احساناً (نساء ۳۷)

خدا کی عبادت کرو کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ قرار دو اور ماں باپ سے نیکی کرو۔

قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم ان لا تشرکوا

به شیئا و بالوالدین احساناً. (انعام ۱۵۱)

کہدو کہ آؤ میں تمہارے سامنے وہ تلاوت کروں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے لئے حرام کیا کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ قرار دو اور باپ اور ماں سے نیکی کرو۔

وقضیٰ ربک ان لا تعبدوا الا اياه و بالوالدين احسانا اما يبلغن عندک الکبر احدهما اوکلاهما فلا تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولا کريما. و اخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما کما ربيانی صغيرا. (بنی اسرائیل ۲۳)

تیرے پروردگار نے حکم کیا کہ عبادت نہ کرو سوائے اس کی اور ماں باپ سے نیکی کرو اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہوجائیں تو ان کے سامنے اُف نہ کرا نہیں ڈرا نہیں ان سے اچھی باتیں کر ان کے لئے عاجزی اور مہربانی کر اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کہ ان پر رحم کرے کہ جس طرح کہ بچپن میں انہوں نے مجھے پالا۔

ووصينا الانسان بوالديه حسناً وان جاهداک لتشرک بی مالیس لک به علم فلا تطعهما الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون. (عنکبوت ۸)

ہم نے انسان کو ماں باپ سے نیکی کرنے کی وصیت کی اور اگر تیرے ساتھ کوشش کریں کہ تو کسی کو میرے ساتھ شریک قرار دے جس چیز کا تجھے علم نہیں ہے۔ پس ان کی اطاعت نہ کر حتیٰ کہ میری طرف لوٹو۔ پس میں اس سے تمہیں آگاہ کرتا ہوں جو کچھ تم رکھتے اور کرتے تھے۔

ووصينا الانسان بوالديه حملته امه وهنا علی وهن وفصاله فی عامين ان اشکرلی ولوالديک الی المصير.

(لقمان ۱۴)

ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہے اور اپنے ماں باپ کا بھی۔

و وصينا الانسان بوالديه احساناً حملته امه کرها ووضعته کرها و حمله و فصاله ثلثون شهراً. (احقاف ۱۴)

اور ہم نے انسان کو باپ اور اس کی ماں کے بارے میں بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا اڑھائی برس میں ہوتا ہے۔

ان دو آیات میں اللہ تعالیٰ ماں کی نعمات کو زیادہ بیان کرتا ہے۔ حمل اٹھایا تکلیف و مشقت سے اور وضع حمل کیا رنج و مصیبت سے اور دوسال دودھ پلانے اور پرورش کرنے کی مشقت اٹھائی۔ اسی وجہ سے روایات میں واضح ہوا کہ ماں کا حق زیادہ ہے۔ فرمایا میرا اور والدین کا شکر کر۔ اللہ کا شکر عبادت، بندگی، تسبیح و تمہید ہے اور باپ اور ماں کا شکر ان پر احسان، صلہ، دعا، تابعداری اور ان پر رحم کرنا ہے۔

مندرجہ بالا آیات قرآنی یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ ماں اور باپ کی کتنی عظمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے ساتھ ساتھ ماں باپ کی عزت و خدمت کرنے کی بار بار تاکید کی ہے۔ پھر انسان کو پابند کر دیا ہے کہ ان کے سامنے اُف بھی نہ کرے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچیں تو اب وہ پہلے کی نسبت اولاد کے زیادہ محتاج ہوجاتے ہیں۔ اس عمر میں وہ زیادہ خدمت کرنے کے سزاوار ہیں۔ ان کے ہر حکم کو ماننا ضروری ہے سوائے ایک بات کے کہ اگر بدقسمتی سے وہ کافر ہوں تو انسان صرف ان کے دین کو قبول نہیں کرسکتا۔ مگر ان کی کسی بات یا حکم کا انکار نہیں کیا جاسکتا اگر انکار کیا جاسکتا ہے تو وہ صرف

ایک ہے کہ اگر وہ ایک خدا کی عبادت سے روکیں تو اس کا انکار کر دینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ان کے ہر حکم کا انکار کرنا گناہ ہے۔

آخری دو آیات میں باپ کی نسبت ماں کے احسانات کو گنوایا گیا ہے کہ اس نے بچے کی پیدائش کے سلسلے میں کون کون سی تکالیف اٹھائیں اور کتنے جتن کیئے۔ اس کو اپنی جان کی طاقت دودھ غذا کے طور پر دیتی رہی اور اس وقت تک دیتی رہی جبتک انسان کسی اور غذا کو نہیں کھا سکتا تھا۔ پھر اس سے قبل اس کی پیدائش کے سلسلے میں تکلیف، رنج و مصیبت اور اس کے بعد اس کی پرورش کے لئے مشقت اس بات کی مقتضی ہیں کہ انسان ماں کے ہر حکم کو پورا کرے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اولاد کے حقوق بھی ظاہر کر دیئے کہ ایک ماں کےلئے یہ ضروری ہے کہ بچے کو دو سال تک دودھ پلائیں۔ آج کل فیشن ایبل مائیں جو بچے کی پیدائش کے فوراً بعد اسے فیڈر کے حوالے کر دیتی ہیں یا کسی نرسنگ سنٹر میں پہنچا دیتی ہیں اگر وہ بچے کے بے ادب ہونے اور اس کی عادت کے خراب ہونے کا شکوہ کریں تو بے جا ہے کیونکہ بچے نے پیدا ہوتے ہی ماں باپ سے بے اعتنائی اور خود غرضی کا سبق سیکھا۔ ماں کی بجائے فیڈر کا بچہ بن گیا تو اس کو ماں باپ سے کیا انس و پیار ہو سکتا ہے۔ وہ تو ضرور اس سے آنکھیں چرائے گا ان کی باتوں کا انکاری ہو گا اس کے دل میں ان کے لئے محبت کا مادہ نہ ہو گا۔

آج معاشرہ میں والدین کی حکم عدولی اور اولاد کی آوارگی کا سبب یہ ہے کہ والدین کے حقوق سے نابلد ہے یہی وجہ ہے کہ معاشرہ میں نفسا نفسی اور خود غرضی کا دور دورہ ہے۔ کاش کہ ماں اور باپ اولاد کے حقوق اور اولاد ماں باپ کے حقوق کا خیال رکھتے تو دنیا کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ آیئے معصومین علیہم السلام کی اس بارے میں روایات کو پڑھ کر اپنی حالت کو تبدیل کریں۔

(قول مترجم)

روایات

عن سید العابدینؑ قال حق امک ان تعلم انها حملتک حیث لا یحتمل احد احداً و اطعمتک من ثمرة قلبها مالا یعطی احد احداً ووقتک بجمیع جوالرحها وکم تبال تجوع و تطعمک و تعطش و تسقیک و تعری و تکسوک الحروالبرد لتکون لها وانک لاتطیق شکرها الا بعون الله و توفیقه. (خصال)

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا تیری ماں کا حق یہ ہے کہ تو جان لے کہ اس نے تجھے اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا جس جگہ کوئی آدمی کسی کو جگہ نہیں دیتا تجھے اپنے دل کا میوہ دیا جو کہ کوئی کسی کو نہیں دیتا اور اپنے سارے قویٰ سے تیری نگہداشت کی تیری سیری اور تیرے پینے کو اپنی بھوک اور پیاس پر ترجیح دی اپنے پیراہن کی پروا نہ کی لیکن تجھے پہنایا۔ خود دھوپ میں چلی لیکن تجھ پر سایہ کیا۔ تیرے لئے جاگتی رہی (اپنی نیند کی پروا نہ کی) تجھے گرمی سردی سے بچایا تا کہ تو اس کا فرزند ہو۔ تو سوائے خدا کی مدد اور توفیق سے اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔

عن زین العابدینؑ و اما حق ابیک فان تعلم انه اصلک و انه کولاه لم تکن فمهما رایت من نفسک ما یعجبک فاعلم ان اباک اصل النعمة علیک

فاحمد اللہ و اشکرہ علی قدر ذلک ولاقوۃ الاّباللہ. (خصال)

ترجمہ: امام زین العابدین ؑ نے فرمایا تیرے باپ کا حق یہ ہے کہ تو جان لے کہ وہ تیرا ریشہ (جڑ) ہے اگر وہ نہ ہوتا تو تو بھی نہ ہوتا اور جو کچھ تو اپنے آپ میں پسند کرتا ہے جان لے کہ تیری اصلی نعمت تیرا باپ ہے۔ اللہ کی حمد کر اور اس کے مطابق شکر کر۔ خدا کے سوا کوئی طاقتور نہیں ہے۔

عن ابی الحسن موسیٰؑ قال سال رجل رسول اللہؐ ما حق الوالد علی ولدہ قال لا یسمیہ باسمہ ولا یمشی بین یدیہ ولا یجلس قبلہ ولا یستسب لہ. (بحار)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن جعفر ؑ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ باپ کا بیٹے پر کیا حق ہے فرمایا کہ اس کو نام سے نہ بلائے، اس سے آگے نہ چلے، اس سے پہلے نہ بیٹھے، کوئی ایسا کام نہ کرے جس کو لوگ اس کے باپ کے لئے فحش خیال کریں۔

عن الباقرؑ قال سئل رسول اللہؐ من اعظم حقا علی الرجل قال والداہ. (مشکواۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام باقر ؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے پوچھا کہ لوگوں پر سب سے بڑا حق کون سا ہے فرمایا ماں اور باپ کا حق۔

عن ابی عبداللہؑ قال ثلاث لم یجعل اللہ لا حرمن

الناس فیھن رخصۃ برالوالدین یرین مانا اوفاجرین ووفاء بالعھد بالبر والفاجر واداء الامانۃ الا البر والفاجر. (بحار)

ترجمہ: حضرت امام صادق ؑ نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ جو خدا کسی وجہ سے بھی معاف نہیں کرتا ہے۔ پہلے باپ اور ماں سے نیکی جبکہ نیکو کار ہوں یا بدکار۔ دوسرے وعدہ کی ایفا خواہ نیکو کار سے ہو یا بدکار سے تیسرے امانت واپس کرنا خواہ نیکو کار ہو یا بدکار۔

قال رسول اللہؐ رضاء اللہ مع رضاء الوالدین وسخط اللہ مع سخط الوالدین. (مشکواۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی رضا ماں اور باپ کی رضا سے ہے اور خدا کا غصہ و غضب ماں اور باپ کے غضب و غصہ سے ہے۔

قال امیرالمومنینؑ من احزن والدیہ عقھما. (بحار)

ترجمہ: امیرالمومنین ؑ نے فرمایا جو کوئی اپنے ماں اور باپ کو اندوھناک کرے وہ ان کا عاق شدہ ہے۔

قال رسول اللہؐ صامین ولد بارینظروالی والدیہ نظر رحمۃ الا کان لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ قالوا یا رسول اللہ وان نظر فی کل یوم صاۃ مرۃ قال نعم اللہ اکبر واطیب. (مشکواۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیکو کار بیٹا جو کہ باپ

اور ماں کی طرف شفقت و مہربانی کی نظر کرے اسکے ہر ایک بار دیکھنے کے
بدلے اس کے نامۂ اعمال میں ایک مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔
لوگوں نے پوچھا! یا رسول اللہ خواہ دن میں سو مرتبہ دیکھے؟ فرمایا ہاں خدا
بزرگ و برتر ہے۔

قال الصادقؑ برالوالدين من حسن معرفة العبد بالله
اذلا عبادة اسرع بلوغاً بصاحبها الى رضا الله من
خدمة الوالدين المسلمين لوجه الله تعالىٰ لان حق
الوالدين مشتق من حق الله تعالىٰ اذا كانا على
منهاج الدين والسنة ولا يكونان يمنعان الوالد من
طاعة الله الى معصيته و منً اليقين الا الشك ومن
الزهد الى الدنيا ولا يدعو انه الى خلاف ذلک فاذا
كانا كذلک خمعصيتهما و طاعتهما معصية.
(مكارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے بندہ کی حسنِ
معرفت ماں اور باپ پر احسان اور نیکی ہے کیونکہ کوئی بھی ایسی عبادت
نہیں جو کہ اس کے صاحب تک اللہ کی رضا کے ساتھ پہنچے۔ مسلمان باپ
اور ماں کی خدمت کرنا خدا کی خوشنودی ہے۔ کیونکہ باپ اور ماں کا حق خدا
کے حق سے مشتق ہوا جبکہ وہ دین و سنت کے طریقہ پر ہوں اور اپنے بیٹے
کو اللہ کی اطاعت سے منع نہ کریں اور گناہ و معصیت سے پرہیز کریں۔
یقین حاصل کر لینے کے بعد شک میں مبتلا نہ ہوں۔ آخرت سے بے پروا

اور دنیا کی طرف راغب نہ ہو جائیں اور اس کے برخلاف دعوت کا حق ادا نہ
کریں اگر اس کے برخلاف ہوں تو ان کا کہا نہ ماننا خدا کی اطاعت ہے اور
ان کی ان امور میں اطاعت گناہ ہے۔

قيل بعلي بن الحسينؑ انت ابرالناس بامک ولانراک
تاكل معها قال اخاف ان تسبق يدي الى ماسبقت
عينها فالون قدعققتها. (مكارم الاخلاق)

ترجمہ: لوگوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے کہا کہ آپ اپنی ماں
پر سب لوگوں سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں اور ہم نے آپ کو نہیں
دیکھا کہ اپنی ماں کے ساتھ ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھایا ہو۔ فرمایا میں
ڈرتا ہوں کہ میرے ہاتھ اس لقمہ کو نہ پکڑلیں جس پر میری ماں کی آنکھ
نے سبقت کی ہو اور میں اس کا عاق ہو جاؤں۔

شرح: امام علیہ السلام کی والدہ سے مراد آپکی دایہ ہے کہ جس کا
دودھ پینے کی وجہ سے اس قدر احترام کرتے تھے۔ کیونکہ آپکی والدہ آپکی
شیر خوارگی سے قبل ہی فوت ہو گئی تھیں۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ
حقیقی ماں کا تو امام علیہ السلام کی نظر میں اس سے کہیں زیادہ احترام ہے۔

عن عمار بن حيان قال خبرت ببرا اسمعيل ابنى بى
ابا عبداللهؑ فقال لقد كنت احبه و قدازددت له حبا
ان رسول اللهؐ اتته اخت له من الرضاعة فلما نظر
اليها سربها و بسط ملحفته لهافا جلسها عليها ثم
اقبل يحرثها و يضحک فى وجهها ثم قامت فذهبت

وجاء اخوها فلم يصنع به ماصنع بها فقيل يا رسول الله صنعت باخته مالم تصنع به وهو رجل فقال لانها كانت ابربوالديه منه. (سفينة البحار)

ترجمہ: عمار بن حیان نے کہا میں نے امام صادق علیہ السلام کو انکے بیٹے اسماعیل کے احسان کی خبر دی۔ مجھ سے فرمایا میں اسے دوست رکھتا تھا اور اب اس کے لئے میری محبت زیادہ ہو گئی ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت رسول اللہ کے پاس ان کی رضاعی بہن حاضر ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اس کو رحمت کی نظر سے دیکھا اور خوش ہوئے، اس کے لئے اپنی چادر بچھائی اور س سے گفتگو کرتے تھے اس کے سامنے مسکراتے تھے اور جب وہ گئیں تو اس کا بھائی آنحضرت کی خدمت میں آیا اور آنحضرت ﷺ نے اس کے ساتھ اس کی بہن کی طرح سلوک نہ کیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس کی بہن کے ساتھ بہتر سلوک کیا جبکہ یہ مرد ہے۔ آنحضرت نے فرمایا اس لئے کہ اس کی بہن اس کی نسبت اپنے ماں باپ سے بہتر سلوک کرتی تھی۔

عن موسى بن جعفر عن ابائه قال قال رسول اللهُ سر سنتين بر والدتك سرسنة صلى رحمك سرميلاً عد مريضاً سر ميلين شيع جنازة سر ثلثة اميال اجب دعوة سر اربعة اميال اغث ملهوفاً وعليك بالاستغفار فانها المنجاه. (بحار)

ترجمہ: موسی بن جعفر علیہ السلام اپنے آباء و اجداد سے روایت کرتے ہیں

کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کے لئے دوسال کا سفر کر۔ ایک سال صلہ رحم کے لئے سفر کر، ایک میل کا سفر مریض کی عیادت کے لئے کر۔ جنازہ کے ساتھ دو میل تک چل اور دعوت کے قبول کرنے کے لئے تین میل کا سفر کر، مظلوم کی مدد کے لئے چار میل کا سفر کر، استغفار کر، کیونکہ یہ نجات کا سبب ہے۔

قال رسول اللهُ ثلث دعوات مستجابات لا شك فيهن دعوة المظلوم و دعوة المسافر و دعوة الوالد فانها ترفع فوق السحاب حتى ينظر الله تعالىٰ يوليها فيقول الله تعالىٰ ادفعوها الى حتى استجيب له فاياكم بدعوة الوالد فانها احد من السيف. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دعائیں مقبول ہیں اور اس میں شک نہیں! مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی دعا یہ بادل سے بھی اوپر چلی جاتی ہیں حتّی کہ خدا ان کے مانگنے والوں پر نظر کرتا ہے۔ پس فرماتا ہے انہیں مجھے دو تا کہ میں قبول کروں اس لئے باپ کی نفرین سے ڈرو جو کہ شمشیر سے زیادہ تیز ہے۔

قال رسول اللهُ دعاء الوالد لولده كدعاء لنبى لامته. (مكارم الاخلاق)

ترجمہ: خصرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باپ کی بیٹے کے سے دعا پیغمبر کی امت کے لئے دعا کی طرح ہے۔

عن عبداللہ بن مسکان قال سمعت ابا جعفرؑ یقول ان ابی کرم اللہ وجھہ نظر الی رجل ومعہ ابنہ یمشی والابن متکئی علی ذراع الاب قال فما کلمہ علی بن الحسینؑ مقتاً له حتی فارق الدنیا. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام باقرؑ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے بیٹے کے ساتھ جارہا تھا جبکہ اس نے باپ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ میرے والد جب تک زندہ رہے اس لڑکے سے کوئی بات تک نہ کی۔

قال النبیؐ اوصی الشاهد من امتی والغائب ومن فی اصلاب الرجال وارحام النساء الی یوم القیامة ببر الوالدین و ان مسافر احدھم فی ذلک سنتین فان ذلک من امرالدین. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت تک کے لئے اپنی امت کو وصیت کرتا ہوں خواہ کوئی حاضر ہو یا غائب، باپوں کی اصلاب میں ہوں یا ماؤں کے ارحام میں، کہ باپ اور ماں سے نیکی کریں اگرچہ ان میں سے کوئی ایک اس امر میں دو سال کا سفر کرے۔ کیونکہ باپ او ماں سے نیکی مکمل دین ہے۔

عن الصادقؑ قال ما یمنع الرجل منکم ان یبر والدیه حیین اومیتین یصلی عنهما و یحج عنهما و یصوم

عنهما فیکون الذی صنع لهما وله مثل ذلک فیزیده اللہ ببره و صلته خیراً کثیراً. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام صادقؑ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے لئے کونسی چیز رکاوٹ ہے کہ ماں اور باپ کے ساتھ حسان کرے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے نماز ادا کریں، ان کی نیابت میں حج کریں، ان کے لئے روزہ رکھیں جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس کا ثواب انہیں پہنچتا ہے اور تم نے ان کے ساتھ جو نیکی وصلہ کیا ہے اس کا تمھیں بھی ثواب ملتا ہے اور خدا ان پر بے حد اجرو ثواب فرماتا ہے۔

قال الصادقؑ ثلث دعوات لایحجبن عن اللہ تعالیٰ دعاء الوالدہ اذا ابرة دعواته علیه اذا عقه و دعاء المظلوم علی ظالمه ودعائه لمن انتصرله منه ورجل مومن دعا لاخٌ له مؤمن و اساہ فینا و دعاوه علیه اذاکم یواسه مع القدرة علیه. (بحار)

ترجمہ: حضرت امام صادقؑ نے فرمایا تین دعائیں ضرور مستجاب ہوتی ہیں! باپ کی نیکو کار اولاد کے بارے میں دعا اور ان کی اس بیٹے کے لئے نفرین جو کہ عاق ہو اور مظلوم کی ظالم پر نفرین اور مظلوم کی دعا اس آدمی کے بارے میں کہ اس کا انتقام اس ظالم سے لے اور مومن کی اپنے مومن بھائی کے لئے دعا جس کواس نے ہم اہلبیت علیہم السلام کی رعایت سے اپنے مال میں شریک کیا اور اس مومن کی اس آدمی پر نفرین کہ جس کا ایک مومن بھائی محتاج ہوا ہو۔ وہ قدرت رکھتا ہو کہ اس کی مدد کرے لیکن نہ

کرے۔

عن الصادقؑ عن ابائه قال رسول اللّٰہؐ النظر الی العالم عبادة وانظر الی الامام المقسط عبادة وانظر الی الوالدین براته و رحمة عبادة والنظرا لاخ توده فی اللہ عزوجل عبادة. (بحار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور امام عادل کی طرف دیکھنا عبادت ہے، اور والدین کی طرف رحمت و رافت سے دیکھنا عبادت ہے۔ دینی بھائی کو دیکھنا کہ جس کو خدا کے لئے دوست رکھتا ہو عبادت ہے۔

عن الصادقؑ قال ان رجلاً اتی النبیؐ فقال یا رسول اللہ اوصنی فقال لا تشرک باللہ شیئاً و ان حرقت بالنار و عزبت الا وقلبک مطمئن بالایمان ووالدتک فاطعهما وبرهما حیین کانا اومیتین و ان امراک ان تخرج من اهلک و مالک فافعل فان ذلک من الایمان. (مشکوٰۃ الانوار)

حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ مجھے وصیت کریں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ کسی کو خدا کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا خواہ تجھے آگ میں بھی جلایا جائے مگر یہ کہ تو زبان سے کوئی ایسی بات کہے کہ جو تیرے دل میں بھی ایمان ثابت ہو اور میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ

باپ اور ماں کی اطاعت کر اور ان کے ساتھ نیکی کر خواہ زندہ ہوں یا مردہ، خواہ تمہیں یہ کہیں کہ عورت اور مال کو چھوڑ دے کیونکہ یہ ایمان میں سے ہے۔

عن معمر بن خلاد قال قلت لا بی الحسن الرضاؑ ادعو للوالدین اذاکانا لایعرفان الحق فقال ادع لهم وتصدق عنهما و ان کانا حیتین لا یعرفان الحق فدار هما فان رسول اللّٰہؐ قال ان اللہ بعثنی بالرحمة لا بالعقوق. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: معمر بن خلاد نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا۔ کیا میں اپنے باپ اور ماں کے لئے دعا کروں جبکہ وہ حق سے آگاہ نہ ہوں فرمایا ان کے لئے دعا کر ان کی طرف سے صدقہ دے اور اگر زندہ ہیں تو ان کے ساتھ مہربانی و مدارات کا سلوک کر۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے نہ کہ ماں باپ کی نافرمانی سے۔

عن الصادقؑ جاء رجل فسأل رسول اللّٰہؐ عن برالوالدین فقال ابررامک ابررامک ابررامک ابرز آبائک ابرز آبائک وبداء بالام قبل الاب. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول خدا کی خدمت میں آیا اور ان سے باپ اور ماں کے ساتھ نیکی کے بارے میں پوچھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی ماں سے نیکی کر، اپنی ماں سے نیکی

اپنے باپ سے نیکی کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے باپ سے پہلے ماں سے شروع کیا۔

قال ابوعبداللهؑ ثلثة من عاداهم ذل الوالدو السلطان والغريم. (بحار)

ترجمہ: ابوعبداللہ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کو جو بھی دشمن رکھتا ہو ذلیل ہو گا! باپ، سلطان اور قرض خواہ (طلبگار)

قال رسول اللهؐ اربعة لا ينظرالله اليهم يوم القيامة عاق و منان و فكذب بالقدر و من خمر. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا چار آدمی ایسے ہیں جنہیں قیامت کے دن اللہ قبول نہیں کرے گا۔ باپ اور ماں کا عاق کیا ہوا، منت گذار اور جو آدمی اللہ کی قضا و قدر کو جھوٹ سمجھے اور شرابی۔

عن ابى جعفرؑ قال اربع من لن فيه نبى الله له بيتاً فى الجنة من اولى اليتيم و رحيم الضعيف واشفق على والديه و رفيق بمملوله. (بحار)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا چار عادتیں جس آدمی میں ہوں خدا اسے بہشت میں جگہ دیگا! جو یتیم کا گھر بناتا اور جگہ دیتا ہے، مجبور آدمی پر رحم کرتا ہے۔ باپ اور ماں پر مہربانی کرتا ہے اور اس کے بندے کی رفاقت کرتا ہے۔

عن الرضاؑ عن ابيه عن الصادقؑ قال قال ادنى العقوق اف ولوعليم الله عزوجل شيئاً اهون من اف

لنهىٰ عنه. (بحار)

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے پنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ماں اور باپ کا عاق شدہ ہونا یہ ھے کہ ان کے سامنے اف کرے اگر اف سے عاق نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس سے بالکل منع نہ کرتا۔

شرح: اف ایک ایسا کلمہ ھے جو کہ دل تنگی کے طور پر کہا جاتا ھے اور روایت میں سورہ بنی اسرائیل کی اس آیہ کریمہ کی طرف اشارہ ھے خداوند عالم فرماتا ہے:

وقضى ربک ان لاتعبدوا الا اياه و بالوالدين احساناً اما يتبلغن عندک الكبرا احدهما اوكلاهما فلا تقل لهما اف ولاتنهر هما وقل لهما قولاً كريماً واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربيانى صغيراً.

اور تیرے خدا نے واجب کیا کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ حتی کہ ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں پس ان کے سامنے اُف تک نہ کہو اور ڈر انہیں اور ان کے ساتھ اچھی باتیں کر اور بڑی عاجزی و فروتنی سے انہیں راحت سے سلا اور کہہ کہ اے پروردگار ان پر رحم کر جس طرح کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

عن ابى ولادالحناط قال سئلت اباعبداللهؑ عن قول الله عزوجل و بالوالدين احساناً ما هذاالحسان قل

الاحسان ان تحسن صحبتهما وان لاتكلفهما ان
ليساً لاک شيئا مما يحتا جان اليه وان كانا
مستغنين اليس يقول الله عزوجل لن تنالوالبر حتى
تنفقوا مما يحبون قال ثم قال ابوعبداللهؑ اما قول
الله عزوجل اما يبلغن عندک الكبر احدهما اوكل
هما فلا تقل لهما اف ولا تنهر هماقال ان اضجراک
تقل لهما اف ولا تنهرهما ان ضرباک قال وقل لهما
قول كريما قال ان ضرباک فقل لهما غفرالله لكما
فذلک منک قول كريم قال واخفض لهما جناح الذل
من الرحمة قال لاتملا. عينيک من النظر اليهما
الابرحمة ورقة ولا ترفع صوتک فوق اصواتيهما ولا
يدک فوق ايديهما ولا تقدم قدامهما. (سفينة
البحار)

ترجمہ: ابی ولاد نے کہا میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ
"بالوالدين احسانا"
سے اللہ تعالیٰ کا کونسا احسان مراد ہے جس کی فرمائش ہے فرمایا وہ یہ ہے کہ ماں اور
باپ کے ساتھ تابعداری اور اچھی مصاحبت کرے اور ان کو رنج و مصیبت میں نہ
ڈالے جبکہ وہ تجھ سے اپنی کسی ضرورت کا سوال کریں اگرچہ وہ دنیا کے مال سے
غنی و بے نیاز ہوں۔ خدا فرماتا ہے کہ متوجہ نہ ہوا س احسان پر مگر یہ کہ دے دو جس
کو تم پسند کرتے ہو۔ کہا پس امام علیہ السلام نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ کی فرمائش:

اصا يبلغن عندک الكبرا احدهما اوكلاهما فلا
تقل لهما اف ولا تنهرهما.
فرمایا اگر باپ اور ماں تجھے آزردہ خاطر کریں تو بھی ان کے سامنے
اف نہ کر اور ان کو ڈرا دھمکا نہیں اگرچہ تجھے ماریں بھی۔ فرمایا
وقل لهما قولاً كريماً.
گر تجھے ماریں تو ان سے کہہ کہ خدا تمہیں بخش دے پس یہ معاملہ اور تیری
گفتار قول کریم ہے فرمایا:
واخفض لهما جناح الذل من الرحمة.
فرمایا غضب اور غصہ کے انداز میں ان کی طرف نہ دیکھ مگر رحمت و
مہربانی کی نظر سے، اپنی آواز کو ان کی آواز سے بلند نہ کر، اپنے ہاتھوں کو
ان کے ہاتھ سے بلند نہ کر اور ان سے آگے قدم اُٹھانے میں پہل نہ کر۔
قال رسول اللهؐ سيدالابرار يوم القيامة رجل بروالديه.
(سفينة البحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن نیک
لوگوں کے سرداروں میں سے وہ مرد ہو گا کہ جو ماں باپ سے نیکی کرے۔
عن الصادقؑ قال بينا موسى بن عمران يناجى ربه
عزوجل اذرالى رجلاً تحت ظل عرش الله عزوجل
فقال يارب من هذاالذى اقداظله عرشک فقال هذا
كان بارا بوالديه ولم يمش بالنميمة. (بحار)
ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت موسیٰ بن عمران

اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات کرتے تھے تو انہوں نے عرش کے سایہ کے
نیچے ایک مرد کو دیکھا۔ عرض کیا خداوندا یہ مرد کون ہے کہ جس پر تیرے
عرش نے سایہ کیا ہے فرمایا یہ ایک ایسا مرد تھا جو کہ باپ اور ماں کے ساتھ
نیکی کرتا تھا اور چغلی نہیں کرتا تھا۔

عن الصادقؑ قال بروا ابائکم واعفوا عن نساء الناس
تعف عن نسائکم. (بحار)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرو
تاکہ تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ نیکی کریں اور دوسروں کی عورتوں کی
عصمت کا خیال رکھو تاکہ دوسرے تمہاری عورتوں کی عفت کریں۔

قال رسول اللہؐ ثلثة من الذنوب یعجل عقوبتها ولا
توخرالی لاخرة عقوق الوالدین و البغی علی الناس
وکفر الاحسان. (اصالی طوسی)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ تین ہیں کہ جن کی
سزا دنیا میں جلد ملتی ہے اور آخرت میں تاخیر نہیں ہوتی! باپ اور ماں کا
عاق کیا ہوا، لوگوں پر ظلم کرنا اور خدا کی نعمات کا کفران۔

قال رسول اللہؐ لن باراً و احتصر علی الجنة و ان
کنت عاقاً فاقتصر علی النار. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ باپ اور ماں سے نیکی
کر، بہشت پر اکتفا کر، اگر تو عاق ہوا تو جہنم کے لئے تیار رہو۔

عن ابی خدیجة عن ابی عبداللہؑ قال جاء رجل الی

النبیؐ قال انی ولدت بنتاً و ربیتها حتی ادابلغت
فالبستها وکلیتها ثم جئت بها الی قلیب فدفعتها
فی جوفه وکان اخرما سمعت منها فهی تقول یا
ابتاه فما کفارة ذلک قال السک ام حیه قال لا قال
فلک خالة حیة قال نعم قال فابررها فانها بمنزلة الام
تکفر عنک ماصنعت قال ابوخدیجة متی کان هذه
قال کان فی الجا هلیة و کانو یقتلون البنات صحافة
ان یسبین فیلدن من قوم آخرین. (بحار)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا
عرض کیا کہ میری بچی پیدا ہوئی، میں نے اس کی پرورش کی حتی کہ جوان
ہوئی تو بھی میں نے اس کو لباس پہنایا اور آراستہ کر کے ایک کنویں کے
پاس لایا اور اس کو اس میں گرا دیا۔ میں نے جو اس کی آخری بات سنی وہ
یہ تھی کہ مجھ سے دادرسی مانگتی تھی ہائے ابا ہائے ابا کہتی تھی۔ اس نے کہا
میرے گناہ کا کفارہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ
ہے کہا نہیں۔ پوچھا تیری کوئی خالہ زندہ ہے عرض کیا ہاں فرمایا جا اپنی خالہ
سے نیکی کر۔ کیونکہ وہ ماں کی مانند ہے تاکہ تیرے گناہ کا کفارہ ہو۔ راوی
نے امام علیہ السلام سے پوچھا یہ حادثہ کس زمانے میں پیش آیا فرمایا جاہلیت کے
زمانے میں لڑکیوں کو لوگ قتل کر دیتے تھے اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں
قید ہو کر کسی دوسرے قبیلہ کے لئے بیٹے نہ پیدا کریں۔

عن ابی عبداللہؑ قال اذا کان یوم القیامة کشف غطاد

من اغطية الجنة فوجد ريحها من كان له روح من
مسيرة خمسمأة عام الا صنفاً واحداً قلت من هم قال
العاق بوالديه. (بحار)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو بہشت
کے پردوں میں سے ایک پردہ کھولیں گے پس ہر جاندار شئے پانچ سو سال
کی راہ کے فاصلے سے اسکی خوشبو سونگھ سکے گی، سوائے اس آدمی کے جو
باپ اور ماں کا عاق ہوگا۔

عن ابی عبداللّٰہؑ قال من نظر الی ابوایه نظر صاقت
وهما ظالمان له لم يقبل الله له صلوٰة. (بحار)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی غصہ و غضب کی نظر
سے ماں اور باپ کو دیکھے خواہ وہ اس پر زیادتی کریں تو خدا اس کی کوئی نماز
قبول نہیں کرتا۔

عن ابی جعفرؑ قال اتی رسول اللّٰہؐ رجل فقال ابوای
عمرا و ان ابی مضی و بقيت امی فبلغ بها الكبر
حتی صرت امضغ لها كما يمضنع للصبی و اوسد
ها كما يوسد للصبی و علقها فی مكتل احرلها فيها
لتنام ثم بلغ من آمرها الی ان كانت تريد منی
الحاجة فلا ادالی ایّ شيئی هوا واريد منها الحاجة
فله تدری ایّ شيئی هو فلما رايت ذلک سالت الله
عز وجل ان ينبت علی ثريا يجری فيه اللبن حتی

ارضعها قال ثم كشف عن صدره فاذاً ثری ثم عصره
فخرج جنه اللبن ثم قال هوذا ارضعتها كما كانت
ترضعنی قال فبكی رسول اللّٰہؐ ثم قال اصبت خيرا
سألت ربک و انت تقویٰ قربته قال فكافيتها قال
لاولابز فرة من زفراتها. (مشكوٰة الانوار)

ترجمہ: امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک
آدمی آیا اس نے عرض کیا کہ میرے باپ اور ماں دونوں نے لمبی عمر
پائی میرا باپ فوت ہو گیا اور میری ماں زندہ رہ گئی۔ اتنی بوڑھی ہو گئی کہ
چھوٹے بچے کی طرح ہو گئی۔ میں نے بچے کی طرح اس کو غذا کھلائی اور بچے
کی طرح اسے پنگھوڑے میں رکھتا اور جھلاتا۔ حتیٰ کہ سو جاتی۔ اگر مجھ سے
کوئی شے مانگتی تو مجھے سمجھ نہ آتی اگر میں اس سے کوئی بات کرتا تو نہ سمجھ
سکتی۔ جب یہ نوبت پہنچی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ میرا ایک
پستان پیدا کر جسمیں دودھ جاری ہوتا کہ میں ماں کو پستان سے دودھ دوں۔
امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس آدمی نے اپنا سینہ ننگا کیا۔ حتیٰ کہ پستان
ظاہر ہوا اس نے اسے نچوڑا تو اس سے دودھ جاری ہوا۔ عرض کیا یہ وہی
پستان ہے جس سے میں نے ماں کو دودھ دیا جس طرح کہ ماں نے مجھے شیر
خوارگی میں دودھ دیا۔ پس رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریہ فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ
نے تجھے جزا دی اور تیری دعا قبول کی اور تیری نیت کو خدائی قربت تھی۔
اس نے عرض کیا، کیا میں ماں کے حقوق کو پورا کر سکا؟ فرمایا نہیں تو نے
اپنی پرورش و محبت کے سلسلے میں اس کی آہ سرد کا بدلہ بھی ادا نہ کیا۔

شرح: ممکن ہے کہ بعض کمزور نفوس محسوس کریں کہ مرد کا دودھ دینے والا پستان کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ یہ فطرت کے خلاف ہے لیکن گر کوئی آدمی اللہ کی قدرت پر نظر کرے اور وہ معجزات جو کہ قرآن ناطق میں ہیں ان پر غور کرے مثلاً موسیٰ علیہ السلام کا عصا جو کہ سانپ بن گیا تھا اور سنگ خارہ سے نہریں جاری ہوئی تھیں۔ پیغمبر ﷺ آسمان پر گئے اور معراج کی۔ خدا کے امر سے مردہ کا زندہ ہوجاناوغیرہ ممکن ہے کہ کسی ایک امر میں مصلحت ہو کہ خدا مرد کے پستان سے دودھ جاری کرے۔

عن ابی عبداللہؑ قال اتی رجل رسول اللہؐ فقال یا رسول اللہ انی راغب فی الجھا نشیط قال فقال النبی فجاھد فی سبیل اللہ فانک ان تقتل تکن عنداللہ حیا ترزق و ان تمت فقد وقع اجرک علی اللہ وان رجعت رجعت من الذنوب کما ولدت قال یا رسول اللہ ان لی والدین کبیرین یزعمان انھما یانسان بی ویکرھان خروجی فقال رسول اللہ فقرمع والدتک فواللہ الذی نفسی بیدہ لا نسھمابک یوھا ولیلة خیر من جھاد سنة. (بحار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے جہاد پر جانے کی بڑی خواہش ہے حضرت ﷺ نے فرمایا! خدا کی راہ میں جہاد کر، کیونکہ اگر تو مارا گیا تو خدا کے نزدیک زندہ ہوگا اور بہشت سے اپنی روزی پائے گا اور

اگر مر گیا تو تیری خدا کے ہاں روزی ہے اور اگر زندہ لوٹا تو اسی طرح گناہوں سے پاک ہوگا جس طرح ماں کے بطن سے پیدا ہونے کے وقت پاک تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے باپ اور ماں بوڑھے ہیں جو کہ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ میں ان سے جدا ہوؤں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا! پس باپ اور ماں کے ساتھ رہ۔ مجھے اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تیرے ساتھ وہ جو ایک رات اور دن محبت کرتے ہیں راہ خدا میں ایک سال جہاد کرنے سے بہتر ہے۔

شرح: جہاد واجبات کفائی میں سے ہے اگر لوگوں کا ایک گروہ جو کہ کافی ہوں جہاد کریں تو دوسروں پر جہاد ساقط ہوجاتا ہے اس صورت میں دوسروں کے لئے مستحب ہوجاتا ہے اور اگر کفایہ میں سے نہ ہو یا کسی آدمی کو پیغمبر ﷺ یا امام علیہ السلام خصوصاً جہاد کا حکم دیں تو اس صورت میں واجب عینی ہوجاتا ہے اس سے روگردانی جائز نہیں ہوتی ہے پس روایت میں جس جہاد کا ذکر ہوا وہ مستحب جہاد ہے۔

قال رسول اللہؐ ایاکم وعقوق الولدین فان ریح الجنة توجد من مسیرة الف عام یجدھا عاق ولا قاطع رحم ولا شیخ زان ولا جاہم ازارة خیلاء وانما الکبر للہ رب العالمین. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باپ اور ماں کے عاق ہونے سے ڈر اور بچ کیونکہ بہشت کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کو باپ اور ماں کا عاق کیا ہوا نہیں سونگھ

سکتا۔ وہ آدمی جو قطع رحم کرے، بوڑھا جو کہ زنا کرے اور جو آدمی تکبر کرے۔ اس کے سوا خداوند عالمین کے لئے کبریائی نہیں ہے یعنی یہ سارے بہشت کی بو نہ پائیں گے۔

عن موسی بن بکرالواسطی قال قلت لابی الحسن موسیٰ بن جعفرؑ الرجل یقول لابنه اولابنته بابی انت و امی اویا بوی اتری بذلک بأساً فقال ان کان ابواه حیین فاری ذلک عقوقاً وان کان قد مساتاً فلاباس. (بحار)

ترجمہ: موسیٰ بن بکر سے روایت ہوئی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسی بن جعفر علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک آدمی اپنے بیٹے یا اپنی بیٹی سے کہتا ہے کہ میرے باپ اور ماں تم پر قربان ہوں کیا آپ اسے عیب سمجھتے ہیں؟ فرمایا اگر اس آدمی کے باپ اور ماں زندہ ہیں تو میں اس کو عاق ہونا سمجھتا ہوں، لیکن اگر وہ مردہ ہیں تو کوئی حرج نہیں۔

عن ابی جعفرؑ اربع من کن فیه من المومنین اسکنه فی غرف فوق عرف فی محل السرف کل الشرف من اولی الیتیم و نظر له فکان له اباومن رحم الضعیف و اعانه وکفاه و من انفق علی والذیه و رفق بهما و رهما ولم یحزنهما و من لم یخرة بمملوله و اعانه علی مایکفیه ولم یستسمه فیما لم بطن. (بحار)

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس مومن میں موجود ہوں، اللہ تعالیٰ اسے بہشت کے بلند مراتب اور عزوشرف بخشتا ہے! جو کوئی کسی یتیم کو پائے اور اس کے حالات کی طرف متوجہ ہو، اور اس کے لئے باپ کی مانند ہو۔ جو کوئی کسی ضعیف اور شکستہ حال پر رحم کرے اور اس کا کفیل ہو۔ جو ماں باپ کے اخراجات کو اپنے ذمہ لے لے اور ان کی خدمت کرے، ان کے ساتھ نیکی کرے، انہیں کبھی آزردہ خاطر نہ ہونے دے، ان کے ساتھ سختی اور ترش روئی سے پیش نہ آئے اور ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے، ان کی خواہشات کی تکمیل کرے جو اس سے فرمائش کریں اور کوئی بھی مشکل اور تکلیف دہ کام انہیں کہنے سے گریز کرے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقال للعاق اعمل ماشئت فانی لااغفرلک ویقال للنبار اعمل ما شئت فانی ساغفرلک.

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ باپ اور ماں کے عاق کئے ہوئے کو کہیں کہ جو کچھ تو چاہے کرتا رہے لیکن میں تجھے بالکل نہیں بخشوں گا اور جو آدمی باپ اور ماں سے نیکی کرے اس سے کہہ کہ جو کچھ تو چاہے کر کیونکہ میں تجھے جلد بخش دوں گا۔

شرح: بعض گناہوں کا اثر ایمان کا زوال اور عدم توبہ ہوتا ہے جیسا کہ ملازمت میں بعض اطاعات کا اثر ایمان کا ثبوت اور اعمال صالح کے حصول کی توفیق و توبہ ہوتی ہے۔ ممکن ہے والدین کے عقوق اور والدین

سے نیکی ان تمام گناہوں اور اطاعات میں سے ہو۔ خدا کسی کو بھی اپنی رحمت سے مایوس نہیں کرتا اور کسی کو گناہ کرنے کے لئے کھلا نہیں چھوڑتا۔

عن ابی عبداللہؑ قال ملعون ملعون من ضرب والده اووالدته ملعون ملعون من عق والدته ملعون ملعون قاطع رحم. (بحار)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ملعون ہے، ملعون ہے ہر وہ آدمی کہ جو اپنے باپ یا ماں کو مارے۔ ملعون ہے، ملعون ہے وہ آدمی جو ماں باپ کا عاق کیا ہوا ہو۔ ملعون ہے، ملعون ہے وہ آدمی جو کہ قطع رحم کرے۔

قال رسول اللہؐ اغم انف رجل ذکرت عنده فکم یصل علی رغم انف رجل ادرک ابویه عند الکبر فلم یدخلاه الجنة رغم انف رجل دخل علیه شهر رمضان ثم انسلسخ قبل ان یغفرله. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی ذلیل و خوار ہو گیا کہ جو ماں اور باپ کو ان کے بڑھاپے میں پائے اور وہ اس کو بہشت میں داخل نہ کریں اور وہ آدمی ذلیل ہوا کہ ماہ رمضان شروع ہو جائے اور ختم ہو جائے لیکن وہ بخشا نہ جائے۔

عن علی بن الحسینؑ قال جاء رجل الی النبی فقال ی رسول اللہؐ مامن عمل قبیح الا و قد عملته فهل

لی من توبة فقال رسول الله فهل من والدتک احد حی قال ابی فاذهب قبره قال فلما ولی قال رسول اللہؐ لو کانت امه. (بحار)

ترجمہ: حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی پیغمبر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے کسی بھی بُرے عمل سے اپنے آپکو نہ بچایا اور اس عمل کا مرتکب ہوا۔ کیا میری توبہ قبول ہے؟ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا تیرے باپ اور ماں میں سے کوئی زندہ ہے۔ اس نے کہا میرے والد زندہ ہیں۔ پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا جا اور باپ کے ساتھ نیکی کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جب وہ آدمی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش کہ اس کی ماں زندہ ہوتی۔

شرح: جیسا کہ اس سے قبل کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں سے نیکی خداوند عالم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اسی وجہ سے رسول اکرم ﷺ آرزو کرتے تھے کہ کاش اس کی ماں زندہ ہوتی یعنی اگر اس کی ماں زندہ ہوتی اور اس آدمی کو زیادہ فائدہ ہوتا اور شاید اس کی توبہ کے جلد قبول ہونے کا سبب بنتا۔

عن هجر یقنی المذری قال قدمت مكة وبها ابوذر رحمة الله جندب بن جنادة و قدم فی ذلک العام عمر بن الخطاب حاجا و معه طائفة من المهاجرین والانصار فیهم علی بن ابی طالب فبینا انا فی

المسجد الحرام مع ابی ذر جالیس اذمربنا علیؑ و
وقف یصلی بازألنا فرماه ابوذر ببصره فقلت رحمک
اللّٰہ یا آباذرتنظر الی علی فما تقلع النظر عنه قال
انی افعل ذلک فقد سمعت رسول اللّٰہؐ یقول النظر
الی علی بن ابی طالب عبادة والنظر الی الوالدین
برأفة و رحمة عبادة وانظر فی الصحفة یعنی صحیفة
القران عبادة والنظر الی الکعبة عبادة. (بحار)

ترجمہ: ہجر مذری کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا جبکہ ابوذر جندب بن جنادہ بھی مکہ میں تھے اور اس وقت عمر بن خطاب مہاجرین و انصار کے ایک گروہ کے ساتھ حج کے لئے مکہ آئے ہوئے تھے جبکہ علی بن ابی طالبؑ بھی اس گروہ میں تھے میں ابوذر کے ساتھ مسجد الحرام میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک علیؑ ہمارے پاس سے گذرے اور ہمارے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے جبکہ ابوذر ان کو لگاتار دیکھ رہے تھے میں نے کہا اے ابوذر خدا تم پر رحم کرے تو علیؑ کو دیکھ رہا ہے اور اپنی نظر ان سے نہیں ہٹاتا کہا ہاں میں سچائی کو دیکھ رہا ہوں (میں عبادت میں مصروف ہوں) کیونکہ میں نے حضرت رسول خداؐ سے سنا کہ علی بن ابی طالب کو دیکھنا عبادت ہے اور باپ اور ماں کو رحمت کی نظر سے دیکھنا عبادت ہے، قرآن کو دیکھنا عبادت ہے اور خانہ کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

عن الکاظمؑ قال ان الرجل اذا کان فی الصلوة فدعاه
الوالدفلیسبع و اذادعته الوالدة فلیقل لبیک. (سفینة

البحار)

ترجمہ: حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی کو باپ نماز کی حالت میں آواز دے تو تسبیح کہتا رہے۔ لیکن اگر ماں آواز دے تو لبیک کہے یعنی جواب دے۔

شرح: اس روایت میں نماز سے مراد نماز نوافل ہے کیونکہ واجب نماز کو توڑنا جائز نہیں اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ماں کا باپ کی نسبت زیادہ حق ہے کیونکہ جب باپ نماز کی حالت میں آواز دے تو نماز نہیں توڑتا اور تسبیح کو جاری رکھتا ہے یعنی نماز میں مشغول ہے لیکن ماں کے لئے قطع نماز کرتا ہے۔

عن ابی عبداللّٰہؑ قال ان من حق الوالدین علی ولدهما
ان یقضنی دیونهما ویوفی نذورهما ولا یستسب
لهمافاذا فعل ذلک کل باراً وان کان عاقاً لهما فی
حیاتهما و ان کان باراً فی حیاتهما وان لم یقض
دیونهما ولم یوف نذورهما واستسب لهما کان عاقاً
و ان کان بارا فی حیاتهما. (مشکواة الانوار)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ باپ اور ماں کے اولاد پر جملہ حقوق یہ ہیں کہ ان کا قرض ادا کرے، ان کی منتوں کو پورا کرے اور لوگوں کو انہیں گالیاں نہ دینے دے۔ اگر اس طریقہ سے سلوک و معاملہ کرے تو بوجھ بن جاتا ہے اور اگر ان کا قرض ادا نہ کرے اور ان کے وعدوں کو پورا نہ کرے اور لوگوں کو انہیں گالیاں دینے کا موقعہ دے تو وہ

باپ اور ماں کا عاق ہو جاتا ہے خواہ ان کی زندگی کے دوران بوجھ ہو۔

عن الباقرؑ ان الرجل یکون عاقاً لھما فی حیاتھما فاذاصاتا ولم یستغفر لھما فی حیاتھما فاذاماتا واکثر الاستغفار لھما کتب باراً. (مشکوٰۃ الانوار)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آدمی ماں اور باپ کے ساتھ انکی زندگی میں نیکی کرے اور ان کے فوت ہو جانے کے بعد ان کو بھول جائے اور ان کی بخشش کے لئے دعا نہ مانگے تو بھی باپ اور ماں کا عاق ہو جاتا ہے اور اگر ان کی زندگی میں عاق ہو اور ان کے مرنے کے بعد ان کی بخشش کے لئے دعا مانگے تو وہ ان لوگوں میں شامل ہو گا جو باپ اور ماں سے نیکی کرتے ہیں۔

عن ابی عبداللہؑ و من العقوق ان ینظر الرجل الی والدیہ یحدالنظر الیھما. (مشکواۃ الانوار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عقوق میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی باپ اور ماں کو غضب و غصہ سے دیکھے۔

قال رسول اللہؐ فوق کل برٍ برحتی یقتل الرجل فی سبیل اللہ فاذا قتل فی سبیل اللہ فلیس فوقہ بر و فوق کل عقوقٍ عقوق حتی یقتل الرجل احد والدیہ فاذا قتل احد مما فلیس فوقہ عقوق. (روضۃ الواعظین)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی سے بلند تر نیکی یہ

ہے کہ آدمی اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ جس وقت اللہ کی راہ میں مارا گیا اس سے بلند تر کوئی نیکی نہیں ہے اور ہر عقوق سے بد تر عقوق یہ ہے کہ آدمی باپ اور ماں میں سے کسی ایک کو قتل کر دے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو مارا تو اس سے بڑا عقوق کوئی نہیں ہے۔

قال رسول اللہؐ ان الجنۃ لتوجد ریحھامن مسیرۃ خمسمألۃ عام ولا یجدھا عاق ولا یوث قیل یا رسول اللہؐ وما الدیوث قال الذی تزنی امر اتہ و ھو یعلم. (روضۃ الواعظین)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت کی بو پانچ سو سال کی راہ سے سونگھی جاتی ہے لیکن اس کو باپ اور ماں کا عاق کیا ہوا اور دیوث سونگھ نہیں پاتا۔ راوی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوث کون ہے فرمایا وہ آدمی کہ جس کی بیوی زنا کرے اور وہ جانتا ہو۔

عن ابراھیم بن شعیب قال قلت لابی عبداللہؑ ان ابی قدکبرجداً و ضعف و نحن نحملہٗ اذا ارادالحاجۃ فقال ان استطعت ان تلی ذلک منہ فافعل و تصمہ بیدک فانہ جنۃ لک غداً. (وسائل)

ترجمہ: ابراہیم بن شعیب نے کہا کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میرے باپ (دادا) بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں اور ہم ان کو اٹھا کر پیشاب پاخانہ کراتے ہیں۔ پس حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تو خود اس کام کو کر سکے تو کر۔ اپنے ہاتھ سے ان کو کھانا کھلا کیونکہ یہ عمل اور

تیری یہ نیکی تیرے لئے کل قیامت کے دن جہنم کی آگ سے تیرے لئے ڈھال ہو گی۔

عن ابی عبداللہؑ قال رسول اللہؐ شابا عندوفاته فقال له قل لا اله الا الله فاعتقل لسانه مراراً فقال لا مراة عند رأسه هل لهذا ام قالت نعم انا امه فقال افساخطة نت عليه قالت نعم ما كلمته منذست حجج قال ارضى عنه فقالت رضى الله عنه يا رسول الله برضاک عنه فقال له رسول الله قل لا اله الا الله فقالها فقال ماترىٰ قال ارىٰ رجلاً اسود قبيح المنظر منتن الريح قدوبنى الساعة فاخذ بكظمى فقال قل يامن يقبل اليسير و يعفوعن الكثير اقبل منى اليسير واعف عنى الكثير انک انت الغفور الرحيم فقالها، قال ماترىٰ فقال ارىٰ رجلاً ابيض حسن الوجه طيب الريح قدولينى و ارىٰ الاسود قد نأى عنى قال اعدفا عاد فقال لست ارىٰ الاسود وارى الابيض قال فسمفى على هذالحال. (مشکواة الانوار)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک جوان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ مرنے کے قریب تھا اس کے بعد اسے فرمایا

"لا الہ الااللہ"

کہہ لیکن اس جوان کی زبان بند ہو گئی اور وہ نہ کہہ سکا حضرت ﷺ نے جتنی بار بھی دوہرایا وہ نہ کہہ سکا، پس آنحضرت ﷺ نے اس عورت سے پوچھا جو کہ اس کے سرہانے بیٹھی تھی کہ کیا اس جوان کی ماں ہے؟ عرض کیا ہاں میں اس کی ماں ہوں۔ پوچھا کیا تو اس پر خفا ہے کہا ہاں اور یہ کہ میں نے چھ سال سے اس کے ساتھ بات نہیں کی۔ حضرت ﷺ نے فرمایا اس سے راضی ہو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ "رضی اللہ عنہ برضاک" اور چونکہ یہ کلمہ اس کے بیٹے کے ساتھ راضی ہونے کا تھا پس اس جوان کی زبان کھل گئی حضرت نے اس سے کہا

"لا الہ الااللہ"

کہہ اس نے کہا

"لا الہ الااللہ"

حضرت نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے اس نے عرض کیا میں ایک کالے بدصورت آدمی کو دیکھ رہا ہوں جس کے کپڑے گندے اور بدبودار ہیں، جس نے میرے نزدیک آ کر میرا گلا اور سانس لینے کا راستہ پکڑ لیا ہے

حضرت ﷺ نے فرمایا کہہ:

یا من یقبل الیسیر و یعفومن الکثیر اقبل منی الیسیر و اعف عنی الکثیرا انک انت الغفور الرحیم.

پس اس جوان نے یہ کلمات کہے اس وقت آنحضرت ﷺ نے اس سے

فرمایا اب کیا دیکھتا ہے؟ عرض کیا میں ایک سفید خوبصورت اور اچھے لباس والے آدمی کو دیکھتا ہوں جو کہ میرے پاس آیا اور وہ سیاہ پشت واپس جانا چاہتا ہے۔ حضرتﷺ نے فرمایا ان کلمات کو دوہرا اس نے دوہرائے تو حضرتﷺ نے پوچھا اب کیا دیکھتا ہے؟ عرض کیا اب میں اس کالے کو نہیں دیکھتا اور وہ سفید آدمی میرے نزدیک ہے۔ پس اسی حال میں وہ جوان فوت ہو گیا۔

عن علی بن الحسینؑ و اماحق ولدک فان تقلم انه منک و مضاف الیک فی عاجل الدنیا بخیره و شره و انک مسئول عماولیته من حسن الادب والدلالة علی ربه عزوجل والمعونة علی طاعته فاعمل فی امره عمل من یعلم و انه مثاب علی الاحسان الیه ومواقب علی الاسألة الیه. (خصال)

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرے بیٹے کا حق یہ ہے کہ تو جان لے کہ وہ تجھ سے اور تیرے ساتھ وابستہ ہے، اچھا ہو یا برا، تو اس کی پرورش کا جوابدہ ہے اور اس کی خداشناسی کا جوابدہ ہے اور اس کی دینداری کے لئے جوابدہ ہے۔ اس کے ساتھ ایسا معاملہ کر کہ تو جان لے کہ احسان سے اسکے لئے ثواب لے سکتا ہے اور اس کے ساتھ بدی کرنے سے پکڑا جا سکتا ہے۔

عن ابی الحسن موسیٰؑ قال جاء رجل الی النبیؐ فقال یا رسول اللہ ما حق ابنی هذا قال تحسن اسمه وادبه وضعه موضعاً حسناً. (وسائل)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا ایک آدمی پیغمبرﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہﷺ میرے اس بیٹے کا مجھ پر کیا حق ہے؟ فرمایا اس کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو

اس کا اچھا نام رکھے، نیک ہدایت کرے اور اسے نیک کمائی دے۔

عن ابی الحسنؑ قل اول مایبرالرجل ولده ان یسمیه باسم حسن فلتحسن احدکم اسم ولده. (وسائل)

ترجمہ: امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی آدمی کی اس کے بیٹے پر پہلی نیکی و احسان یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ پس اپنے بیٹوں کے اچھے نام رکھو۔

قال رسول اللہؐ حق الولد علی والده اذاکان ذکراً ان یستصر امه و یستحسن اسمه و یعلمه کتاب اللہ و یطهره و یعلمه السباحة و اذا کانت انثی ان یستحد امها و یستحسن اسمها و یعلمها سورة والنور ولا یعلمها سورة یوسف ولا ینزلها الغرف و یعجل سراحها الی بیت زوجها. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ اگر بیٹا پیدا ہو تو تیرا فرض یہ ہے کہ اس کی ماں کو معزز سمجھے اور اس کا نام رکھے، اسے قرآن پڑھائے، اس کا ختنہ کرے، اسے تیرنا سکھائے اور اگر لڑکی ہو تو اس کی ماں کو معزز سمجھے اس کا اچھا نام رکھے اسے سورہ نور یاد کرائے اور اسے سورہ یوسف نہ پڑھائے دوسری منزل پر اسے جگہ نہ دے اور سے جلد شوہر کے گھر بھیجے۔

قال امیر المومنینؑ لا تعلموا نسائکم سورة یوسف ولا تقرأ وهن ایا ها فان فیها الفتن و علمو هن

سورة النور فان فیھا المواعظ. (وافی)

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنی عورتوں کو سورہ یوسف نہ پڑھاؤ اور ان کے سامنے نہ پڑھو کیونکہ اس میں فتنے ہیں۔ انہیں سورہ نور کی تعلیم دو کیونکہ اس میں نصائح ہیں۔

شرح: یہ حدیث اس سے پہلی حدیث کا ایک جملہ ہے جو کہ سورہ نور کی "یعلمونھا" اور سورہ یوسف کی "لعلمونھا" کی تشریح کرتی ہے چونکہ سورہ نور میں ستر اور عفت کی بڑی ترغیب ہے اور سورہ یوسف میں عورتوں کے عشق اور ان کی مردوں سے محبت اور اسی قسم کے مطالب ہیں کہ جن سے ناقص العقل آدمی ضلالت و گمراہی میں گر پڑتے ہیں۔

فی وصیة النبیؐ لعلیؑ یا علی حق الولد علی والدہ ان یحسن اسمه وادبه و یضعه موضعاً صالحاً. (وسائل)

ترجمہ: پیغمبر اکرم ﷺ کی علی علیہ السلام کو وصیت میں ہے یا علی بیٹے کا باپ پر یہ حق ہے کہ اس کو اچھے نام سے بلائے، نیک باتوں کی ہدایت کرے اور اسے حلال روزی کھلائے۔

یا علی لعن اللہ والدین حملا ولد ھما علی عقوقھما یا علی یلزم الوالدین من حقوق ولد ھما ما یلزم الوالدلھما مسن حقوقھما یا علی رحم اللہ والدین حملا ولدھما علی برھما یا علی من احزن والدیه فقد عقھما. (وسائل)

ترجمہ: پیغمبر ﷺ کی جملہ وصیتوں میں سے ہے یا علی خدا اس باپ اور ماں پر لعنت کرے کہ جو اپنے بیٹوں کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ عاق ہوں۔ یا علی باپ اور ماں پر لازم ہے کہ بیٹوں کے حقوق کا لحاظ رکھیں جیسا کہ بیٹے پر لازم ہے کہ ماں باپ کے حقوق کا لحاظ رکھیں۔ یا علی خدا اس باپ اور ماں پر رحمت کرے کہ جو اپنی اولاد کو نیکی کرنے کا موقعہ مہیا کرے۔ یا علی جو کوئی اپنے ماں باپ کو غمناک کرے ان کی طرف سے عاق ہے۔

قال رسول اللہؐ رحم اللہ من اعان ولدہ علی برہ قال قلت کیف یعین علی برہ قال یقبل میسورہ و یتجاوز عن معسورہ ولا یرھقه ولا یخرق به. (وسائل)

ترجمہ: رسول خدا ﷺ نے فرمایا خدا اس آدمی پر رحمت کرے کہ جو اپنے بیٹے کی، اس کی نیکی پر اعانت کرے۔ راویؑ نے کہا کہ کس طرح اعانت کرے؟ فرمایا کہ جو آسان کام اس سے ہو اس کو قبول کرے، جو کام اس کے لئے مشکل ہے اس کو معاف کر دے۔ اس پر سختیاں نہ کرے اور اس کے ساتھ زیادتی و تندی نہ کرے۔

قال رسول اللہؐ من حق الوالد علی والدة ثلاثة یحسن اسمه و یعلمه الکتابة و یزوجه اذابلغ. (روضة الواعظین)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ بیٹے کے باپ پر تین حقوق ہیں! اس کو اچھے نام سے پکارے، اس کو لکھنا سکھائے اور جب بالغ

ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔

قال النبیؐ اغسلوا صبیالکم من الغمر فان الشیطان یھم الغمر فیغزع الصبی فی رقادہ و یتاذی بہ الکاتبان. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ رات کو سونے سے پہلے بچوں کے ہاتھوں اور منہ سے تیل اور میل دھوڈالو۔ کیونکہ شیطان آکر ان کو سونگھتا ہے اور بچے سوتے میں ڈرتے ہیں اور ملائکہ آزردہ کرنے والے اعمال لکھنے لگتے ہیں۔

عن الصادقؑ اسقوا صبیانکم السویق فی صغرھم فان ذلک ینبت اللحم و یشد العظم.

ترجمہ: امام صادقؑ نے فرمایا اپنے بچوں کو ستو(جو) کھلاؤ کہ ان کے گوشت کی پرورش اور ان کی ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔

قال رجل لابی عبداللہؑ یولد لنا المولود فیکون فیہ الضعف والعلۃ فقال صایمنعک من السدیق فانہ یشدالعظم و ینبت اللحم. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: ایک آدمی نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ ہمارے بچوں میں کمزوری اور بیماری رہتی ہے۔ فرمایا تم انہیں ستو (جو) کیوں نہیں دیتے جو کہ ہڈیوں کو مضبوط اور جسم کے گوشت کو اگاتے ہیں۔

قال رسول اللہؐ اذا نظر الوالد لولدہ فسرہ کان لوالدہ عتق نسمۃ قیل یا رسول اللہ و ان نظر ثلاثہ مائۃ و

ستین نظرۃ قال اللہ اکبر. (روضۃ الواعظین)

ترجمہ: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا جو باپ اپنے بیٹے کو رحمت کی نظر سے دیکھے اور اسے خوش کرے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ عرض کیا اگرچہ وہ تین سو ساٹھ مرتبہ روزانہ نظر کرے۔ فرمایا خدا اس سے بھی بزرگ تر ہے۔

قال رسول اللہ اکثروا من قبلۃ اولادکم فان لکم بکل قبلۃ درجۃ فی الجنۃ مسیرتہ خمساۃ عام. (روضۃ الواعظین)

ترجمہ: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں کے زیادہ بوسے لو کیونکہ تمہارے لئے ہر بوسہ کے بدلے جنت میں ایک درجہ ہے، جس کی پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

قال امیرالمومنینؑ قبلۃ الولد رحمۃ و قبلۃ المرئۃ شھوۃ و قبلۃ الوالدین عبادۃ. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: امیرالمومنین علیؑ نے فرمایا کہ بیٹے کو چومنا رحمت ہے اور عورتوں کو چومنا شہوت ہے، ماں اور باپ کو چومنا عبادت ہے۔

عن الصادقؑ اکرموا اولادکم و احسنوا ادبھم یغفرلکم. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: امام صادقؑ نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں کو پیارا سمجھو، انہیں نیک ہدایت کرو تاکہ تمہارے گناہ بخشے جائیں۔

قال رسول اللہ الولد الصالح ریحانۃ من ریاحین

الجنة. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ صالح بیٹا بہشت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔

قال رسول اللہؐ من قبل ولدہ کتب اللہ لہ حسنة. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بیٹے کا بوسہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

عن ابی عبداللہؑ جاء رجل الی النبی فقال ما قبلت صبیاً لی قط قال رسول اللہؐ ھذا رجل عندی انہ من اھل النار. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی پیغمبر ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا میں نے کبھی بھی اپنے بیٹے کا بوسہ نہیں لیا۔ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک یہ آدمی اہل جہنم میں سے ہے۔

عن ابی عبداللہؑ یرحم الرجل لشدة حبہ لولدہ. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی پر اتنا رحم کیا جاتا ہے جتنی کہ اس کے دل میں اپنے بیٹے کی محبت ہو۔

قیل ان رسول اللہؐ کان یقبل الحسن بن علی علیھما السلام فقال الاقرع بن حابس ان لی عشرة من

الولد ما قبلت احداً منھم فقال رسول اللہ من لا یرحم لا یرحم. (روضة الواعظین)

ترجمہ: روایت بیان ہوئی ہے کہ حضرت رسول خدا امام حسن علیہ السلام کا بوسہ لے رہے تھے کہ اقرع بن حابس نے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں میں ان میں سے ایک کو بھی نہیں چومتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس آدمی پر رحم نہیں کیا جاتا جو کہ رحم نہیں کرتا۔

عن ابی عبداللہ قال ان اولاد المسلمین موسومون عنداللہ شافع و مشفع فاذا بلغوا اثنی عشر سنة کتب لھم الحسنات فاذا بلغوا الحلم کتب علیھم السیئات. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیٹے خدا کے نزدیک شافع و مشفع نام رکھتے ہیں، جب بارہ سال کے ہوتے ہیں تو ان کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ پس جب بالغ ہوں تو ان کی بدیاں لکھی جاتی ہیں (شافع شفاعت کرنے والا۔ مشفع جس کی شفاعت قبول ہو)

قال امیرالمومنین سموا اولادکم قبل ان یولد فان لم تدروا اذکراً ام انثی فسموھم بالاسماء التی تکون للذکروالانثی فان اسقاطکم اذا لقوکم یوم القیامة ولم تسموھم سیقول السقط لابیہ فھلہ سمینی و قد سمی رسول اللہ محسناً قبل ان یولد. (وسائل)

ترجمہ: امیرالمومنین نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں کی ولادت سے پہلے

نام رکھو اور اگر نہیں جانتے کہ مذکر ہے یا مؤنث تو مشترکہ نام رکھو۔ کیونکہ تمہارے اسقاط حمل جب قیامت کے دن تم سے ملیں گے اور ان کے نام نہ ہونگے تو وہ تم سے کہیں گے کہ اے باپ تم نے میرا نام کیوں نہیں رکھا۔ اسی لئے رسول خداﷺ نے حضرت محسن علیہ السلام کا نام ان کی پیدائش سے پہلے رکھا۔

شرح: مشترکہ نام مثلاً زائدہ۔ حنسبہ۔ طلحہ۔ حمزہ اور محسن وغیرہ۔ محسن فاطمہ زہرا (ع) کے بیٹے ہیں۔ جب رسول خداﷺ کی وفات کے بعد ان کے گھر کو آگ لگانا چاہتے تھے تو اس ظلم کے نتیجہ میں شہید ہوگئے۔

عن يعقوب بن سراج قال دخلت على ابى عبداللهؑ وهو واقف على راس ابى الحسن موسىٰؑ وهو فى المهد يساره طويلا فجلست حتى فرغ فقمت اليه فقال ادن من مولاك فدنوت منه فسلمت فرد على بكلام فصيح ثم قال اذهب فغير اسم ابنتك التى سميتها امس فانه اسم يبغضه الله فكانت والدت لى ابنة فسميتها بالحميراء فقال ابوعبدالله انته الى امره ترشد فغيرت اسمها. (وسائل)

ترجمہ: یعقوب بن سراج کہتا ہے کہ میں حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ بزرگوار حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے گہوارہ کے پاس کھڑے ان سے طویل رازو نیاز کر رہے تھے۔ میں رک گیا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام فارغ ہوگئے۔ میں اٹھا تا کہ ان کی خدمت میں پہنچوں۔ فرمایا اپنے

آقا کے پاس جا اور اس کا سلام کر۔ پس میں نزدیک ہوا اور سلام کیا انہوں نے فصیح کلام میں میرے سوال کا جواب دیا اور فرمایا اپنی اس بچی کا نام تبدیل کر جو تو نے کل رکھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نام کو پسند نہیں کرتا میری بیٹی پیدا ہوئی تھی جس کا میں نے نام حمیرا رکھا تھا۔ پس حضرت علیہ السلام نے فرمایا اس کی اطاعت کرتا کہ تو ہدایت پائے اور میں نے بیٹی کا نام تبدیل کر دیا۔

قال رسول الله استحسنوا اسمائكم فانكم تدعون بها يوم القيامة قم يافلان بن فلان الى نورك وقم يا فلان بن فلان لانورلك. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خداﷺ نے فرمایا کہ اپنے نام اچھے ناموں میں سے رکھو۔ کیونکہ تمہیں قیامت کے دن ان ناموں سے بلایا جائے گا۔ اے فلاں کے بیٹے اپنے نور کی طرف آ۔ اے فلاں بن فلاں آ کہ تو کوئی نور نہیں رکھتا۔

شرح: شاید نور، ایمان اور اعمال صالحہ کا کنایہ ہو یعنی ایمان اور اعمال صالحہ کی طرف اٹھ جو کہ تو نے دنیا میں کیا اور دوسرے سے کہیں گے کہ چونکہ تو نے کوئی ایمان اور اعمال صالحہ نہیں کیا اس لئے بے نور رہا۔

عن ابى جعفرؑ اصدق الاسماء ماسمى بالعبودية و افضلها اسماء الانبياء. (وسائل)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ٹھیک ناموں میں نام وہ ہے،

جو اللہ کی بندگی پر دلالت کرے مثلاً عبداللہ۔ ناموں میں سے بہترین نام پیغمبروں کے نام ہیں۔

قال رسول اللهؐ مامن اهل بيت فيهم اسم نبي الا بعث الله عزوجل ملكاً يقدسهم بالغداة والعشي. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خداﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی ایسے خاندان نہیں ہیں کہ جن میں کسی ایک پیغمبر کا نام ہو مگر یہ کہ خدا ان میں ایک فرشتے کو مبعوث کرتا ہے جو کہ ان کی تقدس و پاکیزگی کے لئے دعا کرتا ہے۔

عن ابي عبداللهؑ قال لايولدلنا ولدالا سميناه محمداً فاذا مضى سبعة ايام ان شيئنا غيرنا وان شيئنا تركنا. (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق نے فرمایا کہ ہمارے لئے کوئی بھی بیٹا پیدا نہیں ہوتا مگر یہ کہ ہم اس کا نام محمد رکھتے ہیں۔ پس جب سات دن ہو جاتے ہیں تو ہم کبھی اس کا نام تبدیل کر دیتے ہیں اور کبھی وہی رہنے دیتے ہیں۔

قال رسول اللهؐ من ولد له اربعة اولاد ولم يسم احدهم باسمي فقد جفاني. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خداﷺ نے فرمایا کہ جس کے چار بیٹے ہو جائیں اور ان میں سے کسی ایک کا نام بھی میرے نام پر نہ رکھا ہو، پس

اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

قال ابوجعفرؑ لابن صغيرمااسمک قال محمد قال بم تکنی قال بابی علی فقال ابو جعفر احتظرت من الشيطان احتظاراً شديداً ان الشيطان اذا سمع منادياً ينادي يا محمد و يا علي ذاب كما يذوب الرصاص حتى اذا سمع منادياً ينادي باسم عدو من اعدائنااهتد واختال. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امام باقرؑ نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے۔ اس نے کہا محمد پوچھا تیری کنیت کیا ہے کہا ابو علی۔ حضرتؑ نے فرمایا تو نے شیطان کو ایک مضبوط باڑہ میں بند کیا ہے۔ تحقیق کہ جب شیطان سنتا ہے کہ کس کو اے محمد، یا اے علی کے نام سے بلایا جاتا ہے تو وہ شرمسار ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ کسی اور آدمی کا نام سنتا ہے جس کا نام ہمارے ناموں میں سے نہ ہو تو اس وقت وہ خوش ہو جاتا ہے اور فخر کرتا ہے۔

عن ابي هرون ال جعدة قال كنت جليساً لا بيعبداللهؑ بالمدينة ففقدني اياماً ثم اني جئت اليه فقال لم ارک مندايام فقلت ولدلي غلام فقال بارک الله فما سميته قلت سميته محمداً فاقبل بخده نحوالارض وهو يقول محمد محمد محمد حتى كادان يلصق خده بالارض ثم قال بنفسي وبولدي وباهلي وبابوي

و باهل الارض کلهم جمیعا الغداء الرسول اللہؐ والہ لاتسبه ولاتضربه ولا تسیئی به واعلم انه لیس فی الارض دارفیها اسم محمد الا وهی تقدس کل یوم. (وسائل)

ترجمہ: ابو ہارون کہتا ہے کہ میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں تھا۔ مجھے چند دن مدینہ میں نہ دیکھا، جب میں آیا تو فرمایا میں نے تجھے چند دن نہیں دیکھا۔ میں نے عرض کیا کہ خدا نے مجھے ایک بیٹا عطا کیا ہے۔ فرمایا تجھے مبارک ہو تو نے اس کا کیا نام رکھا ہے میں نے کہا محمد۔ حضرت سرزمین کی طرف جھکاتے جاتے تھے اور محمد، محمد، محمد کہتے جاتے تھے حتی کہ نزدیک تھا کہ ان کا سر زمین سے لگ جاتا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میری جان میری بیٹوں، میری بیویوں، باپ، میری ماں، اور جمیع اہل زمین کی جانیں رسول خداؐ پر قربان ہوں جب تو نے یہ نام رکھا ہے تو اس کو گالی نہ دے اس کو نہ مار، اسے بدی نہ سکھنے دے اور جان کہ کوئی گھر ایسا نہیں جس میں کسی ایک آدمی کا نام محمد ہو مگر یہ کہ اس گھر کو ہر روز مقدس و مطہر کیا جاتا ہے۔

قال رسول اللہؐ من ولدله ثلث بنین ولم یسم احدهم باسمی فقد جفانی. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ جس بیٹے کا نام محمد رکھو اس سے محبت کرو. مجلس میں اسے اچھی جگہ دو اور اس کے سامنے ترش روئی نہ کرو۔

قال الرضا علیه السلام البیت الذی فیه محمد یصبح اهله بخیر و یمسنون بخیر. (وسائل)

ترجمہ: امام رضاؑ نے فرمایا کہ کوئی ایک گھر جس میں محمد نام کا کوئی آدمی ہو اس کے اہل خانہ خیر سے صبح کی ابتدا کرتے ہیں، خیر سے شام کرتے ہیں۔

قال النبی مامن قوم کانت لهم مشورة فحضرمن اسمه محمد او احمد فادخلوه فی مشورتهم الا کان خیراً لهم. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا جو بھی گروہ کسی مشورہ کے لئے جمع ہو کہ جن میں ایک ایسا آدمی ہو جس کا نام محمد باقر یا احمد ہو، تو ان کی رائے ضرور خیر پر قرار پائے گی۔

قال النبیؐ مامن مائدة وضعت فقعدعلیها من اسمه محمد او احمد الا قدس ذلک المنزل فی کل یوم مرتین. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ کوئی بھی دستر خوان ایسا نہیں کہ جو بچھا دیا جائے اور اس پر محمد یا احمد نام کا کوئی آدمی بیٹھے مگر یہ کہ ہر روز دو مرتبہ اس مکان کو مقدس و مطہر کرے۔

عن سلمان الجعفری قال سمعت ابا الحسن یقول لا یدخل الفقر بیتا فیه اسم محمد او احمد او علی او الحسن اوالحسین او جعفر او طالب او عبداللہ او

فاطمۃ من النساء. (وسائل)

ترجمہ: سلمان جعفری کہتے ہیں میں نے سنا کہ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے تھے کہ اس گھر میں غربت داخل نہیں ہوتی کہ جس گھر میں محمد یا علی، حسن یا حسین یا طالب یا عبداللہ یا فاطمہ کا نام ہو۔

عن ابی عبداللہؑ قال جاء رجل الی النبیؐ فقال ولدلی غلام فما اسمیہ قال باحب الاسماء الی حمزۃ. (وسائل)

ترجمہ: صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے اس کا کیا نام رکھوں؟ فرمایا میرے نزدیک بہترین ناموں میں سے حمزہ نام ہے۔

عن جعفر بن محمد عن آبائہ عن ابن عباس قال اذا کان یوم القیامۃ نادی منادیقم من اسمہ محمد فلیدخل الجنۃ بکرامۃ سمیہ محمد. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ قیامت کے دن منادی ندا کرے گا کہ جس کسی کا نام محمد ہے کھڑا ہو اور احترام سے بہشت میں داخل ہو جبکہ خود اس کا نام محمد ہو گا۔

عن عبدالرحمن العزرمی قال استعمل معاویۃ مروان بن الحکم علی المدینہ وامرہ ان یفرض بشباب قریش لھم فقال علی ابن الحسین فاتیہ فقال ما

اسمک فقلت علی بن الحسین فقال ما اسم اخیک فقل علی فقال علی و علی ما یرید ابوک ان یدع واحداً من والدہ الا سماہ علیا ثم فرض فرجعت الی ابی فاخبرتہ قال ویل علی ابن الزرقاء دباغۃ الادم لوولد لی مأۃ لا حببت ان لا اسمی احداً منھم الا علیاً. (وسائل)

ترجمہ: عبدالرحمن سے کہا کہ معاویہ نے مروان بن حکم کو مدینہ پر والی و حاکم مقرر کیا اور اس کو حکم دیا کہ قریش کے جوانوں پر بخشش کرے۔ اس نے ان کو عطیات دیئے۔ پس علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں مروان کے پاس آیا مجھ سے کہا کیا نام ہے؟ میں نے کہا علی بن الحسین علیہ السلام اس نے کہا تیرے بھائی کا کیا نام ہے؟ میں نے کہا علی۔ پس مروان نے کہا تیرا باپ کیا چاہتا تھا؟ کیا وہ اپنے بیٹوں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چاہتا تھا مگر یہ کہ اس کا نام علی رکھے؟ پس اس نے مجھے وظیفہ دیا اور میں اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں آیا اور مروان کے ساتھ معاملہ ان کو بتایا فرمایا دباغۃ زرقاء کے بیٹے پر لعنت، اگر میرے ایک سو بیٹے بھی ہوں تو میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ سب کے نام علی رکھوں۔

شرح: مروان ابن الطرید ملعب بوزغ کے نام سے مشہور تھا جو کہ ظالم ترین آدمی تھا۔ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور خصوصاً علی علیہ السلام کی اولاد کا سخت دشمن تھا جو کہ عثمان کے زمانہ سے اپنی زندگی کے آخر تک ہمیشہ آنجناب ﷺ کے مناقب کو چھپانے اور ان پر افترا باندھنے کی کوشش

کرتا تھا۔ اس کا باپ حکم عثمان بن عفان کا چچا تھا، جو کہ رسول خداﷺ کا دشمن تھا اور ہمیشہ آنجنابﷺ کا مذاق اڑاتا۔ وہ گلیوں میں رسول خداﷺ کے پیچھے پیچھے جاتا تھا اور نازیبا حرکات کرتا تھا۔ حضرت رسول خداﷺ نے اس کو دیکھا اور فرمایا

فکذلک فلتکن

آنحضرتﷺ کی لعنت کی وجہ سے وہ اختلاج کے مرض میں مبتلا ہو گیا اور جبتک زندہ رہا اس بیماری میں مبتلا رہا۔ اس طرح پیغمبرﷺ نے اس کو شہر بدر کیا اور طائف بھیج دیا۔ حکم کی ماں زرقاء بنت وھب تھی تاریخ ابن اثیر میں منقول ہے کہ زرقاء ذوات الاعلام اور زنا کی وجہ سے مشہور تھی۔ عبدالرحمن بنی عوف کہتا ہے کہ کوئی بھی بچہ پیدا نہیں ہوتا تھا مگر یہ کہ اس کو رسول خداﷺ کے پاس دعا کے لئے لاتے تاکہ اس کے لئے دعا کریں جب مروان کو لائے تو آنحضرت نے اس کے حق میں فرمایا

هو الوزغ الملعون بن الملعون

یہ چلپاسہ بن چلپاسہ اور ملعون بن ملعون ہے۔ مروان جمل کے واقعہ کے بعد معاویہ سے ملحق ہو گیا اور امیر المومنین علیہ السلام کے بغض میں جدوجہد کرتا تھا۔ آپکی وفات کے بعد دو مرتبہ مدینہ کی حکومت پائی۔ ابن اثیر کہتا ہے کہ ہر جمعہ کو منبر رسولﷺ پر جاتا تھا اور مہاجرین و انصار کے روبرو امیر المومنین علیہ السلام پر سب کرتا تھا (نقل از تتمہ منتھی)

عن ابی عبداللهؑ قال ان رسول اللهؐ دعا بصحیفة حین حضره الموت یرید ان ینهی عن اسماء یتسمی بها

فقبض ولم یسمها منها الحکم و حکیم و خالد ومالک و ذکر انهاستة او سبعة مما لا یجوزان یتسمی بها. (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خداﷺ نے اپنی وفات کے نزدیک ایک صحیفہ طلب کیا۔ چاہتے تھے کہ چند ناموں سے منع کریں۔ اس کے بعد وفات پائی جبکہ ان کے نام نہ لے سکے۔ ان میں سے حکم، حکیم، خالد اور مالک ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ امام نے جن ناموں کا ذکر کیا وہ چھ نام تھے یا سات نام۔

عن ابی جعفرؑ قال ان ابغض الاسماء الی الله تعالیٰ حارث ومالک و خالد. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک دشمن ترین (ناپسندیدہ ترین) نام حارث، مالک اور خالد ہیں۔

قال رسول اللهؐ علی منبره الا ان خیرالاسماء عبدالله و عبدالرحمن وحارثة و همام و شر الاسماء ضرار ومرة و حرب و ظالم. (وسائل)

ترجمہ: رسول خداﷺ اپنے منبر پر تھے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ بہترین نام عبداللہ، عبدالرحمن، حارثہ اور ھمام ہیں اور بدترین نام ضرار، مرۃ، حرب اور ظالم ہیں۔

قال ابوعبدالله بعبدالملک بن اعین کیف سمیت ابنک ضریساً قال کیف سماک [illegible] جعفرا [illegible]

جعفراً انهر فی الجنة و ضریس اسم شیطان (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق ؑ نے عبدالملک بن اعین سے فرمایا کہ تو نے کس طرح اپنے بیٹے کا نام ضریس رکھا۔ کہا آپ ؑ کے باپ نے آپکا نام جعفر ؑ کس طرح رکھا۔ فرمایا جعفر بہشت کی ایک نہر کا نام ہے اور ضریس شیطان کا نام ہے۔

عن ابی عبداللهؑ قال من السنه والبر ان یکنی الرجل باسم ولده. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق ؑ نے فرمایا پیغمبر ﷺ کی سنت اور نیکی یہ ہے کہ مرد اپنے بیٹے کے نام سے کنیت رکھتا ہو۔

ان النبیؐ نهی عن اربع کنی عن ابی عیسی و عن ابی الحکم و عن ابی مالک و عن ابی القاسم اذا کان الاسم محمداً. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے چار کنیت رکھنے سے منع فرمایا! ابوعیسی، ابوالحکم، ابومالک اور ابوالقاسم۔ جبکہ نام محمد ہو تاکہ نام اور کنیت دونوں رسول کے نام و کنیت کے موافق نہ ہوں۔

عن زرارة قال سمعت ابا جعفرؑ یقول ان رجلاً کان یغشی علی بن الحسین علیهماالسلام و کان یکنی ابامرة اذا استقاذن علیه یقول ابومرة فقال له علی بن الحسین بالله اذاجئت ثانیاً فلا تقولن ابومرة.

(وسائل)

ترجمہ: زرارة کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر ؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی جس کی کنیت ابومرہ تھی، حضرت علی بن الحسین ؑ کی خدمت میں آیا اور گھر کے دروازے پر اجازت طلب کرتا تھا اور کہتا تھا ابومرہ آیا ہے۔ پس امام زین العابدین ؑ نے اس سے کہا میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر دوبارہ میرے گھر آؤ تو ابومرہ نہ کہنا۔

شرح: کیونکہ ابومرہ شیطان کی کنیت ہے۔

عن احمد بن اشیم عن الرضاؑ قال قلت له لم یسمی العرب اولادهم بکلب و فهد و نمرواشباه ذلک قال کانت العرب اصحاب حرب وکانت تحول علی العدو باسماء اولادهم و یسمون عبیدهم فرح و مبارک و میمون واشباه هذا یتیمنون بها. (وسائل)

ترجمہ: احمد بن اشیم نے کہا میں نے امام رضا ؑ سے پوچھا کہ عرب اپنے بیٹوں کے نام کلب، فهد، نمران ناموں کی مانند کیوں رکھتے ہیں۔ فرمایا عرب جنگجو اور بہادر تھے اور اپنے بیٹوں کے ناموں سے دشمنوں کو ڈراتے تھے اور اپنے غلاموں کے فرح، مبارک، میمون اور ان ناموں کی مانند نام رکھتے تھے کیونکہ اس سے برکت و امان ڈھونڈتے تھے اور نیک فال سمجھتے تھے۔

شرح: کلب فارسی میں کتا، فهد چیتا، نمر چیتا، میمون، نیک بخت۔

عن جعفر عن آبائه ان رسول اللهؐ واله كان يغير الاسماء القبيحة من الرجال والبلدان. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد سے روایت کی ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گندے ناموں کو، جو لوگوں اور شہروں کے تھے تبدیل کر دیا اور ان کے اچھے نام رکھے۔

عن ابی جعفرؑ من سعادة الرجال الولد الصالح. (وسائل)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ آدمی سعادتمند ہے کہ جس کا بیٹا نیک ہو۔

قال رسول اللهؐ واله الولد الصالح ريحانة من الله قسمها بين عباده وان ريحانتى من الدنيا الحسن والحسين. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک بیٹا ایک پھول ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اور اس کو اپنے بندوں میں تقسیم کیا اور دنیا میں میرے لئے دو پھول اور ریحان، حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ہیں۔

قال رسول اللهؐ واله مرعيسى بقبر يعذب صاحبه ثم مربه من قابل فاذاً هولايعذب وقال يارب مررت بهذاالقبرعام اول وهويعذب و مررت به انعام فاذاً هو ليس يعذب فاوصى الله اليه انه ادرك له ولد صالح فاصلح طريقاً و آذى يتيماً فلهذا عفرت له

بما عمل ابنه ثم قال رسول اللهؐ واله ميراث الله عزوجل من عبده المومن ولد يعبده من بعده. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گذرے کہ جس کے مردے پر عذاب ہو رہا تھا۔ اگلے سال گذرے تو عذاب نہیں ہو رہا تھا۔ انہوں نے اللہ سے اس کے حال کے متعلق پوچھا۔ ان کو وحی آئی کہ اس سال اس کا ایک نیک بیٹا بلوغت کی حد کو پہنچا ہے۔ اس نے ایک راستہ ٹھیک کیا اور ایک یتیم کو جگہ دی ہے۔ اس لئے اس کو اسکے بیٹے کے کام کی وجہ سے میں نے بخش دیا۔ پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی طرف سے جو میراث ایک مرد مومن کے لئے باقی رہتی ہے وہ بیٹا ہے کہ جو اس کے بعد اللہ کی عبادت کرے۔

عن اسحق بن عمار ابن ابی عبدالله. قال ان فلاناً رجل مماه قال انى كنت زاهداً فى الولد حتى وقفت بعرفة فاذا احببنى غلام شاب يدعو و يبكى ويقول يا رب والدى فرغبنى فى الولدحين سمعت ذلك. (وسائل)

ترجمہ: اسحٰق بن عمار نے کہا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فلاں مرد (اور اس کا نام لیا) نے کہا کہ میں بیٹے کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا تھا حتی کہ عرفہ میں مجھے اس کا احساس ہوا کہ میرے پہلو میں ایک جوان بیٹھا دعا کرتا تھا اور کہتا تھا یا اللہ میرے ماں باپ۔ اس طرح مجھے بیٹے کے لئے

رغبت ہوئی جب میں نے اس جوان کی دعا کو سنا......

قال علی بن الحسین من سعادۃ المرء ان یکون متجرۃ فی بلادہ و یکون خلصائہ صالحین ویکون لہ ولد یستعین بھم. (خصال)

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا مرد کی خوش بختی ہے کہ اس کی تجارت اور کاروبار اس کے شہر اور وطن میں ہو، اسے گھر سے دوری اور آوارگی کا احساس نہ ہو، اس کے پاس بیٹھنے والے اور ملنے والے کہ جن کے ساتھ لین دین اور دوسرے کام کاج ہیں نیک اور شائستہ آدمی ہوں، اس کے اچھے اور فرمانبردار بیٹے ہوں، جن سے وہ زندگی میں مدد لے۔

عن ابی عبداللہ قال لیس یتبع الرجل بعد موتہ من الاجرالا ثلث خصال صدقۃ اجراھا فی حیاتہ فھی یجدی بعد موتہ الی یوم القیامۃ و صدقۃ موقوفۃ لا تورث او سنتہ ھدی سنھا فکان یعمل بھاو عمل بھا من بعدہ غیرہ اوولد صالح یستغفرلہ. (خصال)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا انسان مرنے کے بعد مزدوری نہیں پاتا ہے مگر تین عادتوں سے! اول صدقہ جاریہ سے جو اس نے اپنی زندگی میں دیا ہوٹ جو کہ اس کی وفات کے بعد استفادہ کا سبب ہو (مثلاً پانی کا کنواں، یا پل بنوانا یا دینی کتاب چھپوانا) اپنا مال وقف کیا (دین کے لئے) جو کہ وراثت میں نہیں جاتا، دوم ٹھیک طریقہ (دستور) جو وجود میں لایا ہو خود اس پر عمل کرتا رہا ہو اور جو لوگ اس کے بعد تھے اس پر عمل کرتے

رہے ہوں۔ تیسرا شائستہ بیٹا جو کہ اس کے لئے بخشش کی دعا مانگے۔

قال ابوالحسنؑ اذا اراداللہ بعبد خیراً لم یمتہ حتی یریہ الخلف. (وسائل)

ترجمہ: امام موسی بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے لئے خیر چاہتا ہے تو اس کو نہیں مارتا جبتک کہ اس کے لئے جانشین اور صالح بیٹا نہ عطا کرے۔

و روی ان من مات بلاخلف فکان لم یکن فی الناس و من مات ولہ خلف فکأنہ لم یمت. (وسائل)

ترجمہ: روایت ہوا ہے کہ جو آدمی بغیر بیٹے کے مر گیا، گویا ہرگز لوگوں میں نہیں رہا ہے اور جو آدمی ایسی حالت میں مر جائے جبکہ اس کا بیٹا باقی ہو تو گویا وہ نہیں مرا۔

عن رجل عن ابی الحسنؑ قال سمعتہ یقول سعد امرءلم یمت حتی یری خلفاً من نفسہ. (وسال)

ترجمہ: راوی نے کہا ہے میں نے امام موسی کاظم علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ وہ آدمی سعادت مند ہوا کہ جو اس وقت تک نہ مرا حتی کہ اس نے اپنے جانشین کو دیکھا۔

عن عیسی بن صبیح قال دخل الحسن العسکریؑ علینا الحبس وکنت بہ عارفاً وقال لک خمس و ستون سنۃ و شھر ویومان وکان معی کتاب دعاء و علیہ تاریخ مولدی و اننی نظرت فیہ فکان کما قال

هل رزقت من ولد قلت لا قال اللهم ارزته ولداً یکون له عضداً فنعم العضدالولد ثم تمثل

من کان ذاعضد یداک ظلامته
ان الذلیل الذی یست له عضنه

قلت الک ولد قال ای والله سیکون لی ولد یملاء الارض قسطاً وعدلا فاماً الان فله ثم تمثل.

لعلک یوماً ان ترانی کانما
بنی حوالی الاسوداللو لبد
فان تمیما قبل ان یلدالحصی
اقام زمانافی الناس و هو واحد

ترجمہ: عیسیٰ بن صبیح کہتا ہے کہ حبس میں امام حسن عسکری علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ میں ان کی امامت کا عارف تھا۔ پس میرے لئے فرمایا کہ تیری عمر پینسٹھ سال ایک ماہ اور دو دن ہے۔ میرے پاس دعاؤں کی ایک کتاب تھی جس میں میری تاریخ پیدائش لکھی تھی۔ میں نے اس کو دیکھا پس وہی تھا جو کچھ کہا گیا تھا۔ پھر مجھ سے پوچھا کیا تیرا کوئی بیٹا ہے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے دعا فرمائی اے اللہ اسے بیٹا عطا فرما تاکہ اس کے لئے دست و بازو (زورکمر) بنے۔ پس بیٹا بہترین دست و بازو ہے اور ہر کوئی اس کی مثل ہے کہ جو دست و بازو کا مالک ہو۔ وہ آدمی ذلیل و خوار ہے کہ جو دست و بازو نہیں رکھتا۔ میں نے عرض کیا کیا آپ کا کوئی فرزند ہے؟ فرمایا ہاں خدا کی قسم جلد ہی ایک بیٹا پیدا ہوگا

جو کہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ لیکن اب میں کوئی بیٹا نہیں رکھتا۔ آرزو کرتا ہوں کاش تو مجھے اس دن دیکھے جبکہ میرے بیٹوں نے میرا احاطہ کر رکھا ہو، بالدار شیروں کی طرح۔ جان کہ تمیم جو کہ بنی عدنان کا بزرگ ترین باپ تھا جو کہ کثرت میں پتھروں کے ریزوں کی طرح ہیں، جو کہ گنے نہیں جاسکتے، اس کا وقت ختم ہوا اور لوگوں میں تنہا تھا۔

قال رسول اللهؐ من ثکل ثلثة من صلبه فاحتسبهم علی الله عزوجل وجبت له الجنة. (خصال)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کے تین بیٹے مر جائیں اور وہ ان کی مصیبت پر صبر کرے اور ان کو اللہ کے حساب میں چھوڑ دے اس پر بہشت واجب ہو جاتی ہے۔

قال النبیؐ من سعادة المرء الزوجة الصالحة والمسکن الواسع والمرکب الهنیئی والولد الصالح ومن یمن المرئة ان یکون بکرها جاریة. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ صالح بیوی، وسیع گھر، تابعدار گھوڑا، اور صالح بیٹا رکھتا ہو۔ عورت کے لئے خیر و برکت یہ ہے کہ اس کی پہلی اولاد لڑکی ہو۔

سال رجل رسول اللهؐ مابا لنا نجد باولادنا ما لا یجدون بنا قال لانهم منکم ولستم منهم. (وافی)

ترجمہ: ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ہم کس طرح اپنے

بیٹوں کے دل میں ماں کے لئے محبت پیدا کر سکتے ہیں؟ وہ ہمیں اس کی مانند نہیں کرتی ہیں۔ فرمایا اس لئے کہ وہ تمہارا حصہ ہیں اور تم ان کے حصہ نہیں ہو۔

قال رسول اللہؐ تزوجو افانی مکاثربکم الامم غداً فی القیامة حتی ان السقط یقف محبنطئاً علی باب الجنة فیقال له ادخل فیقول لا حتی یدخل ابوای قبلی. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خداﷺ نے فرمایا دعا کرو تا کہ میں قیامت کے دن تمہاری زیادتی کی وجہ سے فخر کروں، حتی کہ نا مکمل بیٹا جس کا حمل ساقط ہو گیا ہو وہ بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہشت میں داخل ہو تو وہ کہتا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں داخل ہوتا جب تک میرے ماں باپ مجھ سے پہلے نہ جائیں۔

قال امیرالمومنین فی المرض یصیب الصبی قال کفارة لوالدته. (وسائل)

ترجمہ: امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا بچے کو جو بیماری یا تکلیف ہوتی ہے ماں اور باپ کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔

عن بکر بن صالح قال کتبت لابی الحسنؑ انی اجتنبت الولد منذ خمس سنین و ذلک اهلی لرهت ذلک و قالت انه یشدد علی تربیهم لعلة الشیئی فما تری فکتب علیه السلام اطلب الولد فان الله

یرزقهم. (وسائل)

ترجمہ: بکر بن صالح نے کہا کہ میں نے حضرت موسی بن جعفر علیہ السلام کو لکھا کہ میں پانچ سال سے اولاد کی روک تھام کئے ہوئے ہوں، اسی وجہ سے میں نے بیوی سے کراہت اور قطع تعلق کر لیا ہے، اولاد کی پرورش کرنا میرے لئے مشکل ہے کیونکہ میں غریب ہوں۔ پس آپکے خیال میں کیسا ہے؟ انہوں نے مجھے لکھا کہ اولاد کی دعا مانگ، کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ان کو روزی دیتا ہے۔

قال النبیؐ اولادنا اکبادنا صغراؤهم امرآؤنا کبرآؤهم اعدائنا ان غاشوافتنونا وان ماتوا حزنونا. (بحار)

ترجمہ: حضرت رسول خداﷺ نے فرمایا کہ ہمارے بیٹے ہمارے جگر ہیں۔ ان میں چھوٹے ہمارے امیر ہیں اور ان کے بڑے ہمارے دشمن ہوں گے۔ اگر زندہ رہے تو ہمیں فتنہ و فساد اور امتحان میں مبتلا کریں گے اور اگر مرے تو ہمیں غمگین کریں گے۔

عن السکونی قال دخلت علی ابی عبدالله علیه السلام وانا مغموم مکروب فقال لی یاسکونی ماغمک فقلت ولدت لی ابنة فقال یا سکونی علی الارض ثقلها و علی الله رزقها تعیش فی غیراجللک و تاکل من غیر رزقک فسری والله غمی فقال ما سمیتها قلت فاطمة قال آه . آه ثم وضع یده علی جبهته ثم قال ماذا سمیتها فاطمة فلا تسبها و

لا تلکنها ولا تضربها. (وسائل)

ترجمہ: سکونی کہتا ہے کہ میں حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا، جب کہ میں بڑا غمگین و رنجیدہ تھا۔ فرمایا تیرے غم و اندوہ کا کیا سبب ہے؟ میں نے کہا خدا نے مجھے ایک بیٹی دی ہے۔ فرمایا اے سکونی! زمین اس کو اٹھاتی ہے اس کی روزی خدا کے پاس ہے، وہ تیری عمر کے بغیر عمر گذارتی ہے، تمہاری روزی نہیں کھاتی۔ خدا کی قسم امام علیہ السلام کے فرمان کی برکت سے میرا غم زائل ہوگیا۔ پس پوچھا کہ تو نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے کہا فاطمہ۔ فرمایا کہ آہ آہ اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور فرمایا جب تو نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رکھا ہے تو اس کو گالی نہ دے اور لعنت نہ کر اور نہ مار۔

شرح: جب امام علیہ السلام نے فاطمہ کا نام سنا تو آہ بھری اور ہاتھ ماتھے پر رکھا اور غم کا اظہار کیا۔ گویا اپنی مظلومہ دادی علیہا السلام کو یاد کیا اور ان کے مصائب یاد آ گئے۔ ہاں خدا کی قسم جعفر علیہ السلام کے شیعہ بھی جب کبھی اس سیدہ عالم کا نام سنتے ہیں تو غمگین ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ ان کی طینت آل محمد علیہم السلام کی طینت سے ہے۔

عن الجارود بن منذر قال قال لی ابو عبداللهؑ بلغنی انه ولدلک ابنة فتسخطها و ما علیک ریحانة تشمها و قد کنیت رزقها وکان رسول اللهؐ ابابنات. (وسائل)

ترجمہ: جارود بن منذر نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھ سے

فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تیرے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے، تو نہیں چاہتا تھا، تو اسے تکلیف دہ جانتا ہے کہ وہ تیرے لئے ایک پھول ہے کہ جس کی تو خوشبو سونگھتا ہے، اس کی روزی خدا کے ذمہ ہے، خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیٹی کے باپ تھے۔

علی بن الحسین علیه السلام قال بشرالنبیؐ بابنة فنظر الی وجوه اصحابه فرای الکراهة افیهم فقال مالکم ریحانة اشمها و رزقها علی الله وکان رسول الله آبابنات. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بیٹی کی بشارت دی گئی۔ پس آنحضرت نے اصحاب کی طرف دیکھا اور ان کے چہروں پر کراہت دیکھی۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے بیٹی ایک پھول ہے جس کی میں بو سونگھتا ہوں، اس کی روزی خدا کے ذمہ ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیٹی کے باپ تھے۔

عن ابراهیم الکرخی عن ثقة مدثة من اصحابنا قال تزوجت بالمدینة فقال لی ابوعبدالله کیف رایت فقلت مارای من رجل من خیرمن امراة الا و قد آیته فیها ولکن خانتنی فقال وما هوا قلت ولدت جاریة قال فلعلک کرهتها ان الله عزوجل یقول آباؤکم و ابناؤکم لا تدرون ایهم اقرب لکم نفعاً. (وسائل)

ترجمہ: ابراہیم کرخی کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک

آدمی نے بتایا کہ میں نے مدینہ میں شادی کی تھی اور کچھ عرصہ کے بعد حضرت صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تو نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ میں نے عرض کیا کوئی ایسی خوبی و نیکی نہیں دیکھی جو ایک مرد اپنی بیوی میں دیکھتا ہے مگر یہ کہ میں نے اس کو اپنی بیوی میں دیکھا ہو بلکہ اس نے میرے ساتھ خیانت کی فرمایا کیا خیانت کی ہے؟ میں نے کہا اس نے بیٹی پیدا کی ہے۔ فرمایا شاید تو نہیں چاہتا۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے کہ تم نہیں جانتے کہ باپ اور بیٹوں میں سے کونسا ایک تمہیں فائدہ پہنچائے گا جو تمہارے نزدیک نہیں۔

شرح: جیسا کہ باپ اور بیٹوں کی تعداد کا پتہ نہیں ہے اسی طرح بیٹی اور بیٹے کا بھی پتہ نہیں ہے کہ ان میں سے کونسا ایک باپ اور ماں کے لئے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ شاید بیٹی باپ کے لئے اور اس کی ماں بیٹے سے زیادہ نافع ہو۔ پس بہتر ہے کہ آدمی اس پر راضی رہے جو کچھ کہ خدا نے اختیار کیا ہے۔ وہ اپنے بندے کے حال کو بہتر جانتا ہے کہ بیٹا کرامت فرما ہے یا بیٹی عطا کرنے والی ہے۔ حدیث میں ہے:

الامراۃ الصالحۃ خیرمن الف رجل غیر صالح.

یعنی صالح عورت غیر صالح ہزار مردوں سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

خیراولاد کم البنات .

بیٹی ان مردوں سے صالح ہو جو کہ باپ اور ماں کے لئے زیادہ مبارک ہوں۔

کان علی بن الحسین علیہ السلام اذابشر بولدکم

یسئلہ اذکر ام انثی حتی یقول اسوی فاذا کان سویاً یقول الحمد للہالذی لم یخلق منی خلقاً مشوھا. (وسائل)

ترجمہ: جب امام زین العابدین علیہ السلام کو اولاد کی بشارت دی جاتی تو آپ علیہ السلام یہ نہیں پوچھتے تھے کہ بیٹا ہے یا بیٹی بلکہ پہلے پوچھتے کہ اس کی خلقت درست ہے اور کیا اس کی خلقت میں کوئی نقص تو نہیں۔ پس اگر کہا جاتا کہ درست ہے اور اس کی خلقت میں کوئی نقص نہیں تو فرماتے خدا کی حمد کہ اس نے میری کوئی بد صورت اور عیب دار اولاد پیدا نہ کی۔

عن الصادقؑ ان رجلہ شکاالیہ غمہ ببناتہ فقال الذی ترجوہ لتضعیف حسناتک و محوسیئاتک فارجہ بصلاح حال بناتک اماعلمت ان رسول اللہؐ قال لما جاوزت سدرۃ المنتھی و بلغت و قضبانھا و اغصانھارایت بعض ثمار قضبانھا اثداؤہ معلقۃ یقطر عن بعضھا اللبن و من بعضھا شبہ الدقیق السمید ومن بعضھا الثیاب و من کبضھا کاالنبق فیھوی ذلک کلہ نحوالارض فقلت فی نفسی این مقرھذہ الخارجات فنادانی ربی یا محمد ھذہ انبتھا من ھد المکان لا غذوینھا بنات المومنین من اتتک ونبیھم فقل لاباء البنات لاتصنقن صدور کم فانی کما خلقتھن ارزقھن. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی تین لڑکیوں یا تین بہنوں کو خرچ دے اور ان کی مصیبت پر صبر کرے حتی کہ وہ اپنے شوہروں کے گھر چلی جائیں یا مر کر قبرستان میں، تو وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت اور انگشت وسطی سے اشارہ کیا۔ لوگوں نے کہا دو ہوں تو فرمایا دو ہوں تو بھی۔ عرض کیا اگر ایک ہو تو فرمایا ایک ہو تو بھی۔

عن علی بن الحسین من عال ابنتین او اختین اوعمتین او خالتین حجبتاه من النار. (وسائل)

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی دو لڑکیوں یا دو بہنوں یا دو پھوپھیوں یا دو خالاؤں کے خرچ کا ذمہ دار ہو اس پر جہنم کی آگ حرام ہو گی۔

قال الصادق علیه السلام اذا اصاب الرجل ابنة بعث الله الیها ملکاً فامرجناحه علی راسها و صداها و قال ضعینة خلقت من ضعف المنفق علیها معان. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بھی کسی مرد کے ہاں کوئی بیٹی پیدا ہو تو خدا ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو کہ اس کے سر اور سینہ پر اپنے بال ڈالتا ہے اور کہتا ہے تو کمزور ہے جو کہ کمزوری سے خلق ہوئی؟ جو کوئی اس سے محبت کرے گا خدا اس کی مدد کرے گا۔

عن حمزه بن حمران رفعه قال اتی النبیؐ رجل وهو

ترجمہ: روایت ہوئی کہ ایک آدمی نے اپنی بیٹیوں کے غم کی وجہ سے حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی پس آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ تیری نیکیاں زیادہ ہوں اور تیرے گناہ مٹ جائیں تو اپنی لڑکیوں کے حالات کے مطابق رہ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس وقت میں سدرۃ المنتہی کے پاس سے گذرا تو اس کے پھل اور شاخیں زمین پر گری پڑی تھیں اور میں اس پھیلے ہوئے درخت کے پاس پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی ٹہنی سے زمین پر دودھ گر رہا تھا اور کسی ٹہنی سے شہد۔ ایک اور سے سفید آٹا، کسی سے گھی، کسی سے لباس اور کسی سے نبق جو کہ سدرہ کے درخت کا پھل ہے۔ یہ سارے زمین پر گر رہے تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ تمام چیزیں جو کہ اس درخت سے گرتی ہیں کہاں جاتی ہیں؟ پس خدا نے مجھے آواز دی یا محمدؐ میں نے اس درخت کو اس مکان میں خلق کیا ہے کہ جس میں تیری امت کے مومن لڑکوں اور لڑکیوں کو غذا دیتا ہوں۔ پس والدین سے کہیں کہ لڑکیوں سے دل تنگ نہ ہوں کیونکہ جیسا کہ میں نے ان کو خلق کیا ہے اسی طرح ان کو روزی بھی دیتا ہوں۔

قال رسول اللهؐ من عال ثلث بنات اومثلهن من الاخوات و صبر علی لاؤاهن حتی یاتین الا ازواجهن اویمتن فیصرن الی القبور انا وهو فی الجنة کهاتین و اشاربالسبابة والوسطی فقیل یا رسول الله واثنتین قال و اثنتین قیل و واحدة قال وواحدة. (وسائل)

عنده فاخبر بمولود فتغير وجه الرجل فقال له النبی ومالک فقال خير فقال قل قال فرجت والمراة تمخض فاخبرت انها ولدت جارية فقال النبی صلی الله عليه واله الارض ثقلها والسماء نظلها والله يرزقها وهی ريحانة تشمها ثم اقبل علی اصحابه فقال من كانت له ابنة مهومقدوح و من كان له ابنتان فواغوثاه بالله و من كانت له ثلث وضع عنه الجهاد وكل مكروه ومن كانت له اربع فياعبادالله اعينوه يا عبادالله اقرضوة يا عبادالله ارحموه. (وسائل)

ترجمہ: حمزہ بن حمران نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اسے اطلاع ملی کہ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ اس کا رنگ تبدیل ہو گیا حضرتؐ نے فرمایا کہ زمین اس کے لئے پھیلی ہوئی ہے اور اس پر آسمان سایہ کیئے ہوئے ہے، اللہ تعالیٰ اس کو روزی دیتا ہے، وہ ایک پھول ہے جس کو تو سونگھتا ہے۔ پس اپنے اصحاب کی طرف منہ کیا اور فرمایا کہ جو کوئی ایک لڑکی رکھتا ہو اس کے لئے بھاری بوجھ ہے، جو کوئی دو لڑکیاں رکھتا ہو، خدا کی قسم اس کی فریاد منظور ہوتی ہے، جو کوئی تین لڑکیاں رکھتا ہوں جہاد اور دوسری تمام مصیبتیں اس سے ساقط ہو جاتی ہیں اور جو چار لڑکیاں رکھتا ہو، اے اللہ کے بندو اس کی مدد کرو اے اللہ کے بندو اسے قرض دو۔ اے خدا کے بندو اس پر رحم

کرو۔

قال رسول اللهؐ ان الله تبارک و تعالی علی الاناث ارق منه علی الذكور وما من رجل يدخل فرحة علی امراة بينه و بينها حرمة الا فرحه الله يوم القيامة. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیٹوں کی نسبت بیٹیوں پر زیادہ مہربان ہے اور جو بھی آدمی کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے کہ جس کا وہ رشتہ دار ہو اور محرم ہو خداوند عالم اسے قیامت کے دن خوش کرے گا۔

عن ابی عبداللهؑ قال ان ابراهيم سئل ربه ان يرزقه ابنة تبكية و تندبه بعد موته. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ انہیں ایک بیٹی عطا کرے جو ان کی موت پر گریہ کرے اور بین کرے۔

شرح: ندبہ کا عدد محاسنہ رونے کا فائدہ اور ندبہ یعنی خوبیاں بیان کرنا اور اوصاف جمیلہ بیان کرنا ہے۔ شاید یہ مطلب ہے کہ، گریہ اور نالہ کے وسیلہ سے متوفی کے اوصاف جمیلہ اور نیکیاں بیان ہو جائیں، روئیں اور مرنے والے کے لئے خدا سے مغفرت و بخشش مانگیں ان کی دعا کا اثر اسے پہنچے اور اللہ اس پر رحم کرے۔

قال النبیؐ من دخل السوق فاشتری تحفة فحملها الی

عیاله کحامل صدقة الی قوم محاویج والیبدأ
باالانات قبل الذکور فانه من فرح ابنة فکانما اعتق
رقبة من ولداسماعیل ومن اقرعین ابن فکانما بکی
من خشیة الله ومن بکامن خشیة الله ادخله جنات
النعیم. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو کوئی بازار جائے اور تحفہ
خریدے اور بچوں کے لئے گھر لائے ایسا ہے کہ اس نے فقراء کی ایک
جماعت کے لئے صدقہ اٹھایا اور ان کو پہنچایا۔ چاہیئے کہ پہلے بچیوں کو
دے۔ جان لو کہ جو بچی کو خوش کرے ایسا ہی ہے کہ اس نے اسماعیل
کے بیٹوں میں سے ایک غلام کو آزاد کیا ہے اور جو کوئی بیٹے کی آنکھوں
کو روشن کرے (بیٹے کو خوش کرے) اس کو خوش کرے ایسا ہی ہے کہ وہ
خدا کے ڈر سے رویا ہے اور جو کوئی خدا کے ڈر سے روئے خدا اس کو بہشت
میں داخل کرتا ہے۔

عن ابی عبدالله علیه السلام قال البنون نعیم وابنات
حسنات والله لیسئل عن النعیم و یثیب علی
الحسنات. (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹے نعمت ہیں اور
بیٹیاں نیکیاں اور خدا نیکی پر ثواب دیتا ہے جبکہ نعمت کے بارے میں
پوچھتا ہے۔

عن السکونی قال نظر رسول اللهؐ الی رجل له ابنان

فقبل احدھما و ترک الاخر فقال النبی و اسیت
بینهما. (وسائل)

ترجمہ: سکونی کہتا ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ایک آدمی کو
دیکھا جس کے دو بیٹے تھے وہ ایک کو چومتا تھا اور دوسرے کو نہیں چومتا
تھا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو نے دونوں پر ایک جیسی مہربانی کیوں
نے کی۔

کان داؤد زربی شکا ابنه الی ابی الحسن علیه
السلام فیما افسدله فقال له استصلحه فما ماة الف
فیما انعم الله به علیک. (وسائل)

ترجمہ: داؤد زربی نے اپنے بیٹے کی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے شکایت
کی۔ خصوصاً اس نے اس کے درہم و دینار ضائع کر دیئے تھے۔ امام نے
فرمایا اس کے ساتھ اچھا اور نیک سلوک کر اور اس کے حال کی بہتری کی
خواہش کر، اس نے تیرے جو سو، ہزار درہم یا دینار تباہ کئے اس نعمت
کے مقابلے میں جو اللہ نے بیٹے کی صورت میں تجھے دی ہے زیادہ نہیں
ہیں۔

عن محمد بن مسلم قال کنت جالساً عند ابی
عبدالله اذ دخل یونس بن یعقوب فرایتة یان فقال
مالی اراک تان فقال طفل لی تاذیت به اللیل اجمع
فقال حدثنی ابی محمد بن علی بن الحسین عن
آبائه عن جده رسول اللهؐ ان جبرئیل نزل علیه و

رسول اللہ و علی یانان فقال جبرئیل یا حبیب اللہ
مالی اراک تان فقال رسول اللہ من اجل طفلین لنا
تأذینا ببکائھما فقال جبرئیل مه یا محمد فانه و
سیبعث لھؤلاء شیعة اذبکی احد هم فبکائه لااله
الاالله الی ان یاتی علیه سبع سنین فاذا جازا السبع
فبکائه استغفار لوالدیه الی ان یأتی علی الحدود
فاذا جازالحد فما اتی من حسنة فلوالدته وما اتی
من سیئة فلا علیھما. (وسائل)

ترجمہ: محمد بن مسلم نے کہا کہ میں حضرت امام صادق ؑ کے پاس بیٹھا تھا کہ یونس بن یعقوب آیا جو کہ رو رہا تھا۔ امام نے فرمایا تیرے رونے کا کیا سبب ہے؟ عرض کیا میرا ایک بیٹا ہے جو کہ ساری رات روتا رہا اور مجھے بے آرام کیا ہے۔ پس امام ؑ نے فرمایا میرے والد محترم محمد باقر بن علی بن الحسین ؑ نے اپنے باپ اور اپنے جد رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی ہے کہ ایک دن جبرئیل نازل ہوا اور حضرت رسول اللہ ﷺ اور امیرالمومنین ؑ رو رہے تھے۔ جبرئیل نے رونے کی وجہ پوچھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو بچے بے آرام ہیں اور ان کے رونے کی وجہ سے ہم پریشان ہو گئے ہیں۔ جبرئیل نے کہا کہ یا محمد ﷺ، اللہ تعالیٰ آپ کے دونوں بیٹوں کے لئے چند شیعہ پیدا کرے گا کہ جب ان کے بچے گریہ کریں گے تو سات سال تک ان کا گریہ "لا الہ الااللہ" ہو گا اور جب سات سال گذر جائیں گے تو ان کا گریہ باپ اور ماں

کی بخشش کا طلبگار ہو گا۔ پس جب وہ بلوغت کی حد کو پہنچیں گے تو باپ اور ماں ان کے ثواب میں شریک ہوں گے اور ان کے گناہوں میں شریک نہ ہوں گے۔

قال النبیؐ من کان عنده صبی فلیتصاب له. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس کا کوئی بچہ ہو تو اس کے ساتھ بچگانہ کھیل کھیلے۔

قال امیرالمومنینؑ من کان له ولدصبا. (وسائل)

ترجمہ: امیرالمومنین ؑ نے فرمایا جس کسی کا بیٹا ہو اس کے ساتھ بچوں کا سا سلوک کرے۔

شرح: مولوی نے ان دونوں احادیث کے مضمون کو نہایت عمدہ طریق سے بیان کیا ہے۔ چونکہ

با کودک سروکارت فتاد   ھم زبان کودکی باید گشاد۔

عن الصادقؑ حنکوا اولادکم بماء الفرات و بتربة قبرالحسینؑ فان لم یکن فبماء السماء. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: امام صادق ؑ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کا تالو فرات کے پانی اور قبر حسین ؑ کی مٹی سے گراؤ اور اگر فرات کا پانی نہ ہو تو بارش کا پانی ہو۔

عن امیرالمومنینؑ حنکوا اولادکم بالتمر ھکذا فعل

رسول اللہؐ بالحسن والحسین ۔ (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں کے تالو کو کھجور کے ساتھ اٹھاؤ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کا تالو کھجور سے اٹھایا تھا۔

قال ابوعبداللہؑ سبع خصال فی الصبی اذا ولدمن السنة أولیهن یسمی والثانیة یخلق راسه والثالثة یتصدق بوزن شعره ورقاً اوذهباً ان قدر علیه والرابعة یعق عنه والخامسة یلطخ رأسه بالزعفران والسادسة یطهر بالختان والسابعة یطعم الجیران من عقیقته. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے میں سات باتیں جس وقت پیدا ہو سنت ہیں! پہلے نام رکھنا، دوسرے اس کے سر کو منڈوانا، سر کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا سونا اگر طاقت ہو تو صدقہ دینا، چوتھا اس کا عقیقہ کرنا، پانچویں اس کے سر پر زعفران ملنا، چھٹے ختنہ کرنا، ساتویں اس کے عقیقہ سے ہمسایوں کی دعوت کرنا۔

قال الباقرؑ اذا ولد لاحدکم فکان یوم السابع فلیعق عنه کبشراً و لیطعم القابلة الرجل بالورک ولیحنکه بماء الفرات والیوذن فی اذنه الیمنی ولیقم فی الیسری و یسمیه یوم السابع و یخلق رأسه و یوزن شعره فیتصدق بوزنه فضة اوذهباً. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہو تو ساتویں دن اس کا ایک بکرے کے بچے کو ذبح کر کے عقیقہ کرو۔ اس کے پائے اور ران دایہ کو دو اور فرات کے پانی کے ساتھ اس کا کام (تالو) اٹھاؤ، اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہو، اس کو ساتویں دن نام سے پکارو، اس کے سر کو منڈواؤ، اور اس کے سر کے بالوں کے برابر چاندی یا سونا صدقہ دو۔

سائل عن ابی عبداللہ ماالحکمة فی حلق رأس المولود قال تطهیراً من شعرالرحم. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: لوگوں نے امامؑ صادق علیہ السلام سے مولود کے سر کو منڈوانے کی حکمت پوچھی تو فرمایا اس کو رحم کے بالوں سے پاک کرنے کے لئے ہے۔

عن ابی عبداللہؑ قال اخینوا اولاد کم بسبعة ایام فانه اطهرواسرع لنبات اللحم و ان الارض لتکره بول الاغلف. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ساتویں دن اپنے بیٹوں کا ختنہ کرو جو کہ بچے کے پیٹ کو زیادہ پاک کرتا ہے اور اس کے جسم پر گوشت جلد اگاتا ہے اور زمین بغیر ختنہ کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔

عن الفضل بن شاذان عن الرضاؑ انه کتب الی المامون والختان سنة واجبه للرجال و مکرمة للنساء. (وسائل)

ترجمہ: فضل بن شاذان کہتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے مامون کو لکھا کہ مردوں کے لئے ختنہ واجب ہے جو کہ عورتوں کے نزدیک مردوں کے پیارا ہونے کا سبب ہے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه واله الصبی والصبی والصبی والصبیه والصبیة یفرق بینهم فی المضاجع لعشرسنین. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بیٹا اور بیٹی دس سال کے ہوجائیں تو ان کے بستر الگ کردینے چاہیں۔

عن ابی جعفر ما ابق السنة شیئاً حتی ان منها قص الشارب والاظفار والاخز من الشارب والختان. (وسائل)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ سنت کسی چیز کو نہ چھوڑتا ہے حتی کہ سنت سے ہے مونچھ کو کاٹ دینا، ناخن کو کاٹنا اور ختنہ کرنا۔

قال النبیؐ فرقوابین اولادکم فی المضاجع اذابلغوا سبع سنین و روی انه یفرق بین الصبیان فی المضاجع لستت سنین. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بیٹے سات سال کے ہوجائیں تو ان کے بستر الگ کردینے چاہیں۔ یہ بھی روایت ہوئی ہے کہ اگر بیٹے چھ سال کے ہوجائیں تو چاہیے کہ ایک لحاف کے نیچے اکھٹے نہ سوئیں۔

عن ابن الحسن الرضاً ان بعض بنی هاشم دعاه مع جماعة من اهلی فاتی بصبیة له فادنلها اهل المجلس جمیعاً الیهم فلما دنت منه سئل عن سنها فقیل خمس فنحا هاعنه. (وسائل)

ترجمہ: روایت بیان ہوئی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام ایک مجلس میں تھے۔ ایک لڑکی مجلس میں آئی جس کو لوگ باری باری گود میں بٹھاتے جاتے تھے۔ حتی کہ حضرت کی باری آئی تو فرمایا کہ کتنے سال کی ہے؟ لوگوں نے کہا پانچ سال کی ہے۔ حضرت نے اس کو دور ہٹا دیا اور گود میں نہ بٹھایا۔

عن ابی عبداللّٰہؑ قال اذابلغت الجاریة الحره ست سنین فلا ینبغی لک ان تقبلها. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ چھ سال کی بچی کو چومنا اچھا نہیں۔

عن ابی الحسن قال اذابلغت الجاریة لستت سنین لم یجر ان یقلبها رجل لست هی بمجر له ولا یضمها الیه. (وسائل)

ترجمہ: امام موسی بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ چھ سال کی بیٹی کو نامحرم نہ چومے اور گود میں نہ لے۔

قال ابی عبداللّٰہؑ اذابلغت الجاریة ست سنین فلا یقلبها الغلام والغلام لا یقبل المرئة اذاجاز سبع

سنین. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ چھ سالہ بیٹی کو نہ چومے اور بیٹا جب سات سال سے اوپر ہوجائے تو کسی عورت کو نہ چومے۔

قال علی علیه السلام مباشرة المراة ابنتها اذا بلغت ست سنین شعبة من الزنا. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کا اپنی چھ سالہ بچی کو گود میں لینا اور چومنا زنا کے برابر ہے۔

شرح: علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ باب علوم آئمہ معصومین علیہم السلام میں اس حدیث کا اس طرح ترجمہ کیا ہے (جس لڑکی کے چھ سال ختم ہوجائیں ماں اس کو پہلو میں ننگا نہ سلائے کیونکہ یہ زنا کے برابر ہے) ممکن ہے کہ یہ معانی ان مصادیق سے ہوں۔ ہم نے اس کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے مجلسی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے بزرگوں کے تراجم کو مدنظر رکھا ہے۔ ان چند روایات اور شرح مقدس کے باقی دستورات پر اگر انسان تامل کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ شارح مقدس کو جس جگہ پر بھی فساد و فتنہ اور بے پردگی کا احتمال ہوتا ہے وہاں اشارہ وہدایت فرماتا ہے۔

عن الصادقؑ قال یزید الصبی فی کل سنة اربعة اصابع باصابعه. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لڑکے کا قد ہر سال اس کی چار انگلیوں کے برابر بڑھتا ہے۔

قال امیرالمومنینؑ یرخی الصبی سبعاً و یؤدب سبعاً

و یستخدم سبعاً و ثلثین وماکان بعد ذلک فبالتجارب.

ترجمہ: امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سات سال تک بچے کی دیکھ بھال کرو، اس کے بدن کی تربیت کرنی چاہیے، اسے سات سال تک آداب سکھانا چاہئیں اور سات سال مزید اس کی خدمت کرنی چاہیے۔ حتی کہ اس کی عمر تئیس سال ہوجائے پینتیس سال تک عقل بڑھتی ہے اس کے بعد تجربہ سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

عن العبدالصالح تستحب عرامته الغلام فی صغره لتکون حلیماً فی کبره ثم قال ما ینبغی الا ان یکون هکذا اورری ان اکیس الصبیان اشد هم بغضاً للکتاب (بالشدید موضع التعلیم. و یسان و مکتب). (سفینة البحار)

ترجمہ: امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کی بچپن میں خرابی اور کج رفتاری اس بات کی علامت ہے کہ وہ بڑا ہو کر دانا اور بردبار ہوگا۔ پس فرمایا بہتر ہے کہ ایسا ہو اور روایت ہوئی ہے کہ زیرک لڑکے، سکول اور مکتب کو دشمن سمجھتے ہیں۔

قال امیرالمومنینؑ مامن لبن رضع به الصبی اعظم برکة من لبن امه. (وسائل)

ترجمہ: حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کے لئے بہترین فائدہ مند اور مبارک ترین دودھ ماں کا دودھ ہے۔

عن اُم اسحاق بنت سلیمان قالت نظرالی ابوعبداللهؑ وانا ارضع احد ابنی محمد و اسحق فقال یا ام اسحق لاترضبعه من ثری واحد و ارضعیه من کلهما احدهما طعاماً والاخروشراباً. (وسائل)

ترجمہ: ام اسحق کہتی ہیں کہ میں اپنے دو بیٹوں محمد و اسحق کو دودھ پلاتی تھی۔ امام صادق نے مجھے دیکھا اور فرمایا اے ام اسحق ایک پستان سے دودھ نہ دے دونوں پستانوں سے دے۔ کیونکہ ایک روٹی کے بدلے ہے اور دوسرا پانی کے بدلے۔

عن ابن مسکان عن الحلبی قال سئلته عن رجل رفع ولده الی ظئر یهودیة اونصرانیة او مجوسیة ترضعه فی بیتهاا و ترضعه فی بیة قال ترضعه لک الیهودیة والنصرانیة و تمنعها من شرب الخمر وما لایحل مثل لحم الخنزیر ولا یذهبن۔ بولدک الی بیوتهن والزانیة لا ترضع ولدک فانه لا یحل لک والمجوسیة لا ترضع لک ولدک الا ان تضطر الیها. (وسائل)

ترجمہ: حلبی کہتا ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی اپنے بیٹے کو کسی یہودی یا نصرانی یا آتش پرست دایہ کو دے تاکہ اسے دودھ پلائے، اپنے گھر لے جائے یا باپ کے گھر میں رکھے۔ فرمایا یہودی یا نصرانی دایہ لی جاسکتی ہے لیکن بچہ اس کو نہیں دینا چاہیے کہ وہ اپنے گھر لے جائے اور اس کو شراب، سور کا گوشت اور اسلام میں

ساری حرام چیزوں کے کھانے سے منع کرنا چاہیے، جن کو وہ حلال جانتے ہیں، جو کہ اسلام کے نزدیک حلال نہیں۔ یہ جائز نہیں کہ کوئی زانیہ دایہ تیرے بچے کو دودھ دے، آتش پرست دایہ صرف اس وقت دودھ دے جب کوئی اور چارہ نہ ہو۔

قال ابو جعفرؑ علیکم بالوضاء من الظؤرة فان اللبن یعدی. (وسائل)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ دایہ ایسی رکھو جو کہ صورت اور سیرت میں نیک ہو، کیونکہ بچے میں دودھ اثر کرتا ہے۔

قال رسول اللهؐ لاتسترضعوا الحمقاء ولاالعمشاء فان اللبن یعدی. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی احمق عورت یا ایسی عورت جس کی آنکھیں عیب دار ہوں، کو اپنے بچے کو دودھ نہ دو، کیونکہ دودھ بچے میں اثر کرتا ہے۔

ان علیاً یقول نخیروا للرضاع کما تخیرون للنکاح فان الرضاع یغیرالطباع. (وسائل)

ترجمہ: امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دایہ رکھنے میں کوشش و جستجو کرو جس طرح کہ تم بیوی کے لئے کوشش کرتے ہو۔ کیونکہ دودھ طبائع کو تبدیل کردیتا ہے۔

قال آمیرالمومنینؑ انظروا من یرضع اولادکم فان الولد یشب علیه. (وسائل)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دھیان کرو کہ کس قسم کی عورت تمہارے بچوں کو دودھ پلاتی ہے کیونکہ بیٹا اس دودھ سے قوت حاصل کرتا ہے اور پرورش پاتا ہے۔

قال ابوعبداللهؑ الرضاع واحد و عشرون شهراً فما نقص فهو جور على الصبي.

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کو دودھ دینے کی مدت اکیس ماہ ہے۔ پس اس مقدار سے جتنی مدت کم ہو گی بچے پر ظلم ہوگا۔

قال ابوعبداللهؑ الفرض فی الرضاع احد و عشرون شهراً فما نقص عن احد و عشرين شهراً فقد نقص المرضع وان ارادان يتم الرضاعة فحولين كاملين. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کو دودھ دینے کی فرض مدت اکیس ماہ ہے۔ اس سے جتنا بھی کم عرصہ ہو، بچے کو کمزور اور گھٹایا گیا اور مکمل کرنا چاہے تو دودھ دینے کی مدت دو سال مکمل ہے۔

عن احدهما قال اذابلغ الغلام ثلث سنين يقال له سبع مرات قل لا اله الاالله ثم يترک حتى يتم له ثلث سنين و سبعة اشهر و عشرون يوماً فيقال له قل محمد رسول الله سبع مرات و يترک حتى يتم له اربع سنين ثم يقال له سبع مرات قل صلى الله على محمد وآل محمد ثم يترک حتى يتم له خمس سنين

ثم يقال له ايهما يمينک و ايهما شمالک فاذا عرف ذلک حول وجهه الى القبلة ويقال اسجد ثم يترک حتى يتم له ست سنين يقال له صل وعلم الركوع والسجود حتى يتم له سبع سنين فاذا ثم له سبع سنين قيل له اغسل وجهک و کفيک فاذا غسلهما قيل له صل ثم يترک حتى يتم له تسع فاذا تمت له علم الوضوء و ضرب عليه و علم الصلواة و ضرب عليها فاذا تعلم الوضوء والصلوة عفرالله لوالديه. (وسائل)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ ان دو بزرگوار میں سے ایک نے فرمایا کہ جب بچہ تین سال کا ہو جائے تو اسے کہیں کہ سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے اور جب تین سال سات ماہ اور بیس دن کی عمر ہو جائے تو کہو کہ محمد رسول اللہ کہے۔ پس جب اس کے چار سال پورے ہو جائیں تو اسے کہیں کہ سات مرتبہ صل اللہ علی محمد و آل محمد کہے۔ جب پانچ سال پورے ہو جائیں تو اسے اطراف کی پہچان کرائیں۔ جب اس کو پہچان لے تو اس کو رو بقبلہ کریں اور کہیں کہ سجدہ کر اور جب چھ سال ختم ہو جائیں تو اسے نماز سکھائیں اور اس کو رکوع و سجود کی تعلیم دیں۔ جب سات سال تمام ہوں تو اسے وضو کرنا سکھائیں۔ پس اس کو نماز کی تربیت دیں اور جب نو سال پورے ہو جائیں تو اسے نماز و وضو خوب یاد کرائیں۔ نماز و وضو چھوڑنے پر اسے ماریں اور جب نماز و

شرح: یعنی اپنی بیٹوں کو بچپن میں آئمہ معصومین علیہم السلام کی معرفت اور تشیع کے آداب یاد کراؤ، قبل اس کے کہ اہل باطل و ضلالت ان کو اغوا کر کے اپنی گمراہی میں داخل کریں اور اس وقت ان کو ضلالت سے لوٹانا مشکل ہو جائے۔

روی عن النبی انه نظرا الی بعض الاطفال فقال ویل لاولاد اخرالزمان من آبائهم قالوا یا رسول الله من آبائهم المشرکین فقال لا من آبائهم المومنین لا یعلمونهم شیئا من الفرائض و اذا تعلموا اولادهم منعوهم و رضواعنهم بعرض یسیرمن الدنیا و انامنهم برئی وهم منی براء. (الملاحم)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ بعض کم عمر بچوں کو دیکھتے اور فرماتے اس صدمہ پر افسوس کہ جو آخری زمانہ میں بچوں پر ان کے باپ کریں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مشرک باپوں کی طرف سے؟ فرمایا نہیں باایمان والدین کی طرف سے، جو کہ انہیں فرائض و احکام کو یاد نہیں کرائیں گے۔ اگر ان کی اولاد خود احکام کو سیکھنے اور یاد کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ ان کو روکیں گے اور وہ دنیا کی ناچیز متاع مال پر خوش ہوں گے، جو کہ ان کی اولاد دینی احکام کو سیکھنا ترک کر کے حاصل کریں گے۔ میں اس قسم کے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور وہ میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔

وضو کو اچھی طرح یاد کر لیا تو خدا نے اس کے ماں اور باپ کو بخش دیا۔

عن ابی عبداللهؑ قال الغلام تلعب سبع سنین و یتعلم الکتاب سبع سنین و تتعلم الحلال والحرام سبع سنین. (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹا سات سال تک کھیلے۔ سات سال لکھنا اور پڑھنا سیکھے اور سات سال حلال و حرام سمجھے۔

قال رسول اللهؐ من قبل ولده کتب الله له حسنة ومن فرحه فرحه الله یوم القیامة ومن علمه القران دعا بالابوین فکسیا حلتین تضیئی من نورهما وجوه اهل الجنة. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بیٹے کو بوسہ دے تو خدا اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور جو کوئی اپنے بیٹے کو خوش کرے تو خدا قیامت کے دن اس کو خوش کرے گا اور جو کوئی اپنے بیٹے کو قرآن کی تعلیم دے، قیامت کے دن اس کے ماں اور باپ کو بلائیں گے اور ان کو دو حلے پہنائیں گے کہ دونوں حلّوں کے نور سے اہل بہشت کے چہرے روشن ہو جائیں گے۔

عن ابی عبداللهؑ بادروا احداثکم بالحدیث قبل ان یسبقکم والمرجئة. (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بیٹوں کو جلد احادیث یاد کراؤ تا کہ مخالفین ان کو گمراہ نہ کریں۔

شرح: گویا موجودہ زمانے سے آنحضرت ﷺ فعلاً دلتنگی کا اظہار کرتے ہیں۔ واقعی بڑے افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ مسلمانوں اور مومنوں کی یہ سوچ نہیں ہے کہ ان کے بچے اور اولاد دین کے احکام و فرائض یاد کریں بلکہ جیسا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے دینی احکام کے یاد کرنے سے روکتے ہیں اور معصوم بچے جو کہ پاک فطرت اسلام پر پیدا ہوئے ہیں، صراط مستقیم سے بھٹکاتے ہیں اور کل وہ قیامت کے دن اپنے بزرگوں (آباؤ اجداد و راہنماؤں) کی اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔

چاہیے کہ بچوں کے سرپرست زیادہ توجہ دیں کہ اسلامی احکامات، دینی و مذہبی فرائض سے آشنا ہوں اور جس مقام و مرتبہ پر ہوں ان پر عمل کریں۔ چند روزہ دنیا اس میں کوئی مزاحمت نہیں رکھتی بلکہ یہ دنیا و آخرت کی سعادت ہوگی۔

قال رسول اللہؐ من نعمة اللہ علی الرجل ان یشبهه ولده. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مرد پر خدا کی جملہ نعمات میں سے اس کے بیٹے کی اس جیسی شکل ہے۔

قال الصادق من سعادة الرجل ان یکون الولد یعرف بشبهه و خلقه و شمائله. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ اس کا بیٹا شکل و صورت اور اخلاق و کردار میں اس کی مشابہت سے پہچانا جائے۔

عن الصادقؑ ان اللہ تبارک و تعالی اذا اراد ان یخلق خلقاً جمع کل صورة بینه و بین آدم ثم خلقه علی صورة احدهن فلا یقولن احد لولده هذا لا یستبهنی ولا یشبه شیئا من آبائی. (مکارم الاخلاق)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب خدا تعالی کسی مخلوق کو وجود میں لانا چاہتا ہے تو تمام شکلوں کو اکٹھا کر دیتا ہے، جو کہ اس کے اور آدم تک ہوتی ہیں۔ پس اس کو ان میں سے ایک پر خلق کرتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی بھی اپنے بیٹے کو یہ نہ کہے کہ یہ میری یا میرے اباؤ اجداد میں سے کسی ایک کی شکل و شباہت نہیں رکھتا۔

عن ابی جعفرؑ الی رجل من الانصار رسول اللہؐ فقال هذه ابنة عمی و آمراتی لا اعلم الاخیراً وقد اتتنی بولد شدید السواد منتشر المنخرین جعد قطط افطس الانف لا اعرف شبهه فی اخوانی ولا اجدادی فقال لامراته ما تقولین قالت لاوالذی بعثک بالحق نبیاً ما اقعدت مقعده منی منز ملکنی احداً غیره قال فنکس رسول اللہ ملیا ثم رفع بصره الی السماء ثم اقبل علی الرجل فقال یا هذا انه لیس من احد الا بینه و بین آدم تسعة و تسعون عروقاً کلها تضرب فی النسب فاذا وقعت النطفة فی الرحم اضطربت

تلک العروق فسل اللّٰہ الشبہ لھا ھذا من تلک العروق التی کم نلحقھا اجداد ک ولا اجداد اجداد ک خذ الیک ابنک فقالت المرئة فرجت غنی یا رسول اللّٰہ. (وافی)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ انصار میں سے ایک آدمی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ عورت میرے چچا کی بیٹی اور میری بیوی ہے، میں اس سے سوائے اچھائی کے کچھ نہیں دیکھتا، اس سے میرا ایک بیٹا پیدا ہوا ہے، جس کا رنگ بے حد سیاہ، بال بڑے گھنگھریالے، ناک کے سوراخ بڑے کھلے کھلے اور ماتھا بڑا چوڑا ہے۔ میرے ماں باپ میں سے کوئی بھی اس شکل کا نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بیوی سے پوچھا کہ تو کیا کہتی ہے؟ اس نے عرض کیا اس خدا کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برحق رسالت کے ساتھ بھیجا ہے، جب سے میں اس مرد کی بیوی بنی ہوں میں نے اس کے سوا کسی سے ملاقات نہیں کی اور نہ ہم بستر ہوئی ہوں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی دیر تک سر جھکائے رہے پھر سر آسمان کی طرف بلند کیا۔ اس کے بعد مرد کی طرف منہ کیا اور فرمایا کوئی انسان ایسا نہیں جس کے اور آدم کے درمیان ننانوے عرق ورگ نہ ہوں، جو کہ ساری کی ساری اولاد کے وجود میں اثر رکھتی ہیں۔ پس جب نطفہ رحم میں داخل ہوتا ہے تو وہ عروق اور رگیں مضطرب اور مخلوط ہو جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان رگوں میں سے ایک صورت پیدا کرتا ہے۔ پس تیرا یہ بیٹا ان دور کی

عروق میں سے ایک کی شباہت رکھتا ہے جس کی شباہت تیرے دادا کے دادا کے دادا میں نہیں ہے، اپنے بیٹے کو لے۔

عن ابی عبداللّٰہؑ قال ان رجلاً الی بامرأتہ الی عمرفقال ان امرأتی ھذہ سوداء وانا اسود و انھا ولدت غلاماً ابیض فقال لمن بحضرتہ ما ترون قالوا نری ان ترجمھا فانھا سوداء وزوجھا اسود و ولدھا ابیض فقال وجاء امیرالمومنین علیہ السلام و قد وجہ بھا لترجم فقال ما حالکما فحدثاہ فقال للاسود اتتھم امرأتک فقال لا فقال و اتیتھا وھی طامث قال قد قالت لی فی لیلۃ من اللیالی انا طامث فظننت انھا تتقی البرد فوقعت نعم سلۃ قد حرحت علیہ و ابیت قال فانطلقا فانہ ابنکما و انما غلب الدم النطفۃ فابیض ولو قد تحرک اسود فلما اینع اسود. (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو حضرت عمر کے پاس لایا اور کہا میری یہ بیوی اور میں دونوں سیاہ رنگ کے ہیں جب کہ اس سے سفید بیٹا پیدا ہوا ہے۔ پس عمر نے حاضرین سے کہا، تم اس عورت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا اس عورت کو سنگسار کرنا چاہیے۔ یہ خود سیاہ، اس کا شوہر سیاہ اور اس کا بیٹا سفید ہے۔ پس جب عورت کو سنگسار کرنے کے لئے لے جا رہے تھے تو

امیر المومنین علیہ السلام آ گئے اور دونوں کے متعلق پوچھا تو آنحضرت علیہ السلام کو واقعہ بتایا گیا۔ آنحضرت علیہ السلام نے اس مرد سے پوچھا کیا تو اپنی عورت کے بارے میں شک کرتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تو حیض کے دنوں میں اس سے ملا تھا۔ اس نے کہا ایک رات اس نے مجھے کہا تھا کہ میں حیض سے ہوں میں نے خیال کیا کہ سرد ہوا کی وجہ سے بہانہ کرتی ہے اس لئے میں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اس کے بعد آنحضرت علیہ السلام نے عورت سے پوچھا کہ کیا تیرا شوہر حیض کے زمانے میں تجھ سے ہم بستر ہوا۔ اس نے کہا ہاں خود اس سے پوچھ لیں جبکہ میں تیار نہ تھی اور منع کرتی رہی۔ پس آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا جاؤ کہ یہ تمہارا ہی بیٹا ہے اور سوائے اس کے نہیں ہے کہ خون نے نطفہ پر غلبہ پایا۔ پس سفید ہو گیا ہے۔ کچھ مدت نشو نما پانے کے بعد پھر اپنا اصل رنگ سیاہ اختیار کرے گا۔ پس بچہ جونہی بالغ ہوا سیاہ ہو گیا۔

عن ابی عبداللہ قال نھی النبیؐ ان یرکب سرج بفرج. (وسائل)

ترجمہ: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (سرج) زین کی طرف سے فرج پر سوار ہونے سے منع کیا۔

شرح: فرج کنایہ عورت ہے یعنی عورت پر زین سے سوار نہ ہو اور "یرکب" مجہول صیغہ ہے یعنی سرج سے فرج پر سوار ہونا۔

قال امیرالمومنین لا تحملوافروج علی السروج فتھیبحو ھن للفجور. (وسائل)

ترجمہ: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ فروج کو سروج سے حمل نہ کرو کیونکہ وہ بدکاری کی شہوت دیتی ہے۔

قال ابوالحسن الرضاؑ ینبغی الرجل ان یوسع علی عیاله لئلایتمنوا موته. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ اپنے عیال (بیوی) کے امور کا عہدہ دار ہو۔

قال رسول الله صلی الله علیه وآله المومن یاکل بشهواة اهله و المنافق یاکل اهله بشهواة. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے اہل و عیال کے خورد و نوش کی طرف رغبت رکھتا ہے اور غذا کی تقسیم میں ان کی تابعداری کرتا ہے اور منافق اہل وعیال کی رغبت کو اپنی مرضی کے تابع کرتا ہے اور وہ اس غذا کی رغبت کرتے ہیں۔

قال ابوعبداللهؑ من سعادة الرجل ان یکون القیم علی عیاله. (وسائل)

ترجمہ: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ اپنے عیال (بیوی) کے امور کا عہدہ دار ہو۔

عن یاسر الخادم قال سمعت الرضا علیه السلام یقول یبغی للمومن ان ینقص من قوت عیاله فی الشتاء و یزید فی وقودهم. (وسائل)

ترجمہ: یاسر نوکر نے کہا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ

مومن کے لئے شائستہ ہے کہ سردیوں میں اپنے عیال کی خوراک کے لئے کم ہو اور وسائل کے بڑھ جانے پر اس کو بڑھا دے۔

قال رسول اللّٰہؐ ملعون من ضیع من یعول. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ وہ آدمی ملعون ہے جو قدرت ہونے کے باوجود اپنے عیال کو ضرورت کے مطابق خرچ نہ دے۔

عن مسعدہ قال لی ابوالحسن علیہ السلام ان عیال الرجل اسراؤہ فمن انعم اللّٰہ علیہ بنعمۃ فلیوسع اسرائہ فان لم یفعل اوشک ان تزول النعمۃ. (وسائل)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے عیال اس کے قیدی ہیں۔ پس جس آدمی کو خدا نعمت عطا فرمائے تو وہ قیدی پر کھلے دل سے خرچ کرے۔ اگر ایسا نہیں کرتا تو نعمت جلد اس سے زائل ہو جائے گی۔

قال رسول اللّٰہؐ ان المومن یاخذ باداب اللّٰہ اذاوسع اللّٰہ علیہ اتسع واذا امسک عنہ امسک. (وسائل)

ترجمہ: حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ مومن خدا سے ادب اخذ کرتا ہے۔ اگر خدا اسے زیادہ دے تو وہ وسعت پیدا کرتا ہے اور اگر خدا روک لے تو وہ روک لیتا ہے۔

قال علی بن الحسین علیہ السلام لینفق الرجل بالقسط و بلغۃ اللکفاف و یقدم منہ الفضل لا خرتہ

فان ذلک ابقی للنعمۃ و اقرب الی المزید من اللّٰہ وانفع فی العاقبہ. (وسائل)

ترجمہ: حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کو چاہیے کہ میانہ روی عدل اور کفایت کے انداز کے مطابق خرچ کرے اور اپنی کفایت کی قدرت سے زیادہ اپنی آخرت کے لئے بھیجے۔ کیونکہ یہ نعمت کی بقا اور زیادتی کا سبب ہوتا ہے اور عاقبت میں زیادہ نافع ہوتی ہے۔

قال ابوالحسن اذا وعدتم الصبیان ففوالھم یرون انکم الذین ترزقونھم ان اللّٰہ عزوجل ان لا یغضب لشئی کغضبۃ للنساء والصبیان.

ترجمہ: امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنے بچوں سے کسی چیز کا وعدہ کیا ہے تو وفا کرو۔ کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ تم ان کو روزی دیتے ہو اور اللہ کسی ایسی چیز پر اتنا غضب نہیں کرتا جتنا غضبناک عورت اور بچوں پر ظلم کرنے پر ہوتا ہے۔

قال رسول اللّٰہ احبواالصبیان و ارحموھم واذا وعدتوھم شیئا ففوالھم فانھم لایرون الا انکم ترزقونھم. (وسائل)

ترجمہ: رسول خداؐ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو پسند کرو ان پر رحم کرو اور اگر تم نے ان کے ساتھ کسی چیز کا وعدہ کیا تو وفا کرو کیونکہ وہ گمان کرتے ہیں کہ تم ان کو روزی دیتے ہو۔

گذشتہ صفحات میں خالق کائنات کی سب سے پیاری اور لوگوں کے

بہترین راہنماؤں، سرداروں اور جان سے عزیز تر ہستیوں، کے اولاد اور
والدین کے حقوق کے بارے میں فرامین بیان کیے ہیں۔ انسان کے لئے
دنیا میں اولاد اور اولاد کے لئے ماں باپ سے بڑھ کر کوئی قیمتی سرمایہ اور
متاع عزیز نہیں۔ اگر اس متاع عزیز کو صحیح طور پر استعمال نہ کیا جائے اور
اس کے حقوق کا خیال نہ رکھا جائے تو آدمی کے لئے بے حد خسارہ ہے۔

خیرالاشغال تہذیب الاطفال

کسی قوم کے بچے صحیح طور پر پروان نہ چڑھیں، ان کو اچھی تربیت نہ
دی جائے، انہیں ان کی ذمہ داریوں کا احساس نہ دلایا جائے، ضروریات زمانہ
اور آفاقی تعلیمات سے روشناس نہ کرایا جائے تو ایسے بچے بڑے ہو کر کبھی
بھی اچھے مسلمان اور اچھے انسان نہیں بن سکتے۔ جب تک اولاد آدم آدمی
سے انسان نہ بن جائے اس وقت تک اس کا دنیا میں آنا عبث ہو جاتا ہے
اور جب اس کا وجود دنیا پر ہی بار ہو تو آخرت میں کیا سرخرو ہو سکے گا۔

وہ بس کہ مشکل ہے ہر اک کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

اسی طرح اگر کسی آدمی کی اولاد ماں باپ کے حقوق کا خیال نہیں
رکھتی، تو جہاں وہ اولاد بدبخت ہو گی وہاں وہ والدین بھی یقیناً بدبخت ہیں۔
وہ دنیا میں کوئی اور کام تو کیا کر سکتے تھے، اپنی اولاد کو بھی نہ سنوار سکے۔ جو
آدمی اپنی اولاد کو نہ سنوار سکے وہ کسی اور کام کو کیا سنوارے گا۔ اولاد کی
تربیت اور والدین کے حقوق کی پاسداری یقیناً مشکل کام ہے اور مشکل کام
کے کرنے کے لئے کسی عقلمند اور اپنے سے بہتر آدمی کا مشورہ مفید خیال

کیا جاتا ہے۔ جسے مسئلہ یا الجھن کے حل کرنے کے لئے خالق کائنات کے
مکتب کی تربیت یافتہ، عظیم ہستیوں کے مشورے اور ہدایات مل جائیں وہ
مسئلہ، مسئلہ نہیں رہتا اور الجھن، الجھن نہیں رہتی، بشرطیکہ کوئی آدمی ان
کے قوانین کو اپنا لے۔ محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام سے بہتر کوئی
ہمدرد مشفق اور عقلمند نوع بشر کو نہیں مل سکتا۔ ایسی عظیم ہستیوں کے
فرامین سے کوئی آدمی اگر فائدہ نہیں اٹھاتا تو وہ سوائے بدبخت کے اور کیا
ہو سکتا ہے۔

زیرِ طبع کتب

- الشیعہ الامامیہ
- سبق آموز حکائیتیں
- بچوں کی تربیت
- اسلام میں علماء کا کردار
- مسئلہ فدک
- جناب سیدہؑ کے آخری ایام
- امام ہشتم کی سیاسی زندگی
- نماز آیات و روایات کی روشنی میں

رابطہ :

العصر اسلامک بک سنٹر

35- حیدر روڈ اسلام پورہ لاہور (پاکستان)